قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی جملہ خطوط کتابت مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے پانچ روپیہ (۵ر)

جلد ۱ — ۷ جنوری ۱۹۱۴ء مطابق ۹ صفر ۱۳۳۲ھ بروز بدھ — نمبر ۳۰

مدینۃ المسیح

ایوان خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح خدا کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ ایام جلسہ کے بعد دو چار روز تک سرد ہوا اور باران درس نہ ہو سکا۔ سورہ محمد شروع ہے اور بخاری نیر سول پارہ الخلق۔ حضور نے فرمایا کہ میرا تو یہ بہت جی چاہتا ہے کہ ان لوگوں سے بیعت لینے والے کی انھیں دیکھا ہی نہیں اور پر تپایا ہی نہیں۔

اور فرمایا کہ ہدایت سے روکنے والی چار چیزیں ہیں۔ رسم۔ عادت۔ بدظنی۔ خود پسندی ان چاروں سے بچو۔ اور وادکر عاد پڑھتے ہوئے فرمایا دیکھا ایک نبی کی تعلیم پر نہ چلنے سے عاد ہلاک ہو گئے۔ قرآن مجید میں تمام انبیاء کی تعلیم ہے پس جو قرآن مجید کی نافرمانی کریگا اس کا کیا حال ہوگا۔ عبرت پکڑو اور خدا کے فرمانبردار ہو جاؤ۔

اہل بیت ام المومنین و ہر سہ صاحبزادگان بخیر و عافیت ہیں۔ صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب نے صبح کے درس میں سورہ مائدہ کے آخری رکوع کی پر معارف تفسیر فرمائی۔ ارشاد کیا کہ جب آیت فلما توفیتنی پیش کیجاتی ہے۔ تو مخالف اسے ٹلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان من اہل الکتٰب الا لیؤمنن بہٖ قبل موتہٖ کے معنے پوچھتے ہیں تم اپنی بات پر جمے رہو اور اولاً وہ آیات پیش کرو جن سے عام سنت اللہ کا علم ہو جو یہ ہے۔ کہ آدم زاد زمین ہی میں زندہ رہتا ہے۔ اور اسیمیں مرتا ہے۔ اور یہ آیت فیہا تحیون وفیہا تموتون سے ثابت ہے۔ پھر جن لوگوں کو معبود بنایا گیا ہے اور جنمیں مسیح بھی شامل ہے انکی نسبت اموات غیر احیاء آیا ہے اسکے بعد وہ آیات لو جو خاص مسیح کے حق میں آئی ہیں۔ ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح قتل نہیں ہوا صلیب نہیں مرا اور ہم یہ بھی فرض کر لیتے ہیں کہ صلیب پر چڑھائے بھی نہیں گئے۔ تو کیا جو قتل نہ ہو نہ صلیب پر چڑھایا جائے وہ زندہ رہتا ہے ہرگز نہیں دیکھو حضرت موسیٰ اور پھر ہمارے نبی کریم صلعم بھی مقتول ہوئے نہ مصلوب ہوئے اور پھر بھی کوئی نہیں کہتا کہ وہ زندہ ہیں باقی رہا رفعہ اللّٰہ الیہ سو متوفیک و رافعک الی فرما کر خدا نے خود بتا دیا۔ کہ یہ وہ رفع ہے جو موت کے بعد ہوتا ہے اب اس آیت کو لو جسمیں وکنت علیہم شہیداً ما دمت فیہم سے ظاہر ہے کہ عیسائی مسیح کی زندگی میں نہیں بگڑے لیکن عیسائی تو بگڑ چکے ہیں پس ثابت ہوا کہ مسیح فوت ہو چکا ہے اور اگر مسیح زندہ ہے تو پھر عیسائیوں کے موجودہ عقائد صحیح ہیں اور نعوذ باللہ اسلام جھوٹا ہے اس پر اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ ما دمت فیہم (جبتک انمیں رہا) سے وفات ثابت نہیں ہوتی بلکہ رفع اور یعنی یوں ہوگی کہ جبتک انمیں موجود تھا عیسائی نہیں بگڑے جب آسمان پر چلے گئے تو بگڑ گئے ہم کہتے ہیں بیشک ما دمت دونوں صورتوں کو شامل ہے عدم موجودگی بوجہ رفع عدم موجودگی بوجہ موت مگر اسکے ساتھ فلما توفیتنی ایک صورت (یعنی موت) کی تعین کر رہا ہے۔ یہ سوال و جواب اگر قیامت سے قبل ہو چکا ہے تو بھی موت ثابت ہے اگر قیامت کے بعد ہوگا تو بھی موت ثابت جیسا کہ تشریح بالا میں مذکور ہے ایک اور صحبت میں فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود ہمارے لئے ہر امر میں اسوہ حسنہ چھوڑ گئے ہیں انھوں نے ہندوؤں کو آریوں کو سکھوں کو ہندوستان کے عیسائیوں کو امریکہ و یورپ کے عیسائیوں کو اسلام کیطرف بلایا۔ اور لانبی طور پر اپنا وجود ثبوت حقیقت اسلام میں پیش کیا۔ آپکی تمام کتابیں اشتہار رسالے اول سے آخر تک پڑھ جاؤ اپنے ذکر سے خالی نہ پاؤ گے کیونکہ اسلام میں تمام انبیاء پر ایمان شرط ہے اور مسیح موعود بھی نبی ہے۔ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ۴ جنوری کو لاہور اپنی تعلیم کیلئے تشریف لے گئے

آمد محاسب ۲۸ دسمبر ۱۹۱۲ء سے لیکر ۳۱ دسمبر ۱۹۱۳ء تک ۹-۳-۲۶-۸۰ روپیہ دستی وصول ہوئے اور ۹۵-۷ روپیہ ڈاک کے ذریعہ کل ۹-۳-۴۷-۸ روپیہ آمد ہے جسمیں ۴۸-۴۸ روپیہ کی رقم خزانہ انجمن میں داخل نہیں کیگئی بلکہ لاہور ٹرسٹ فنڈ میں اسلئے جلسہ کی آمد نقد ۱۰-۷۶۱ روپیہ سمجھنی چاہیے اور ڈاک کے ساتھ ملا کر ۱-۷-۵۷-۸ روپیہ۔

متفرقات۔ مولانا محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۴ جنوری کو امروہہ تشریف لے گئے۔ مولانا نے یہاں کے عرصہ قیام میں دو تین رسالے تصنیف فرمائے جو غالباً ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ اشاعت پذیر ہونگے مولانا کا دم غنیمت ہے۔ (۲) یکم و ۲ جنوری کو خوب بارش ہوئی اجناس بہت گراں ہو چلے تھے۔ اب ارزاں ہو جائیں گے۔ باہر سے کوئی صاحب آکر یہاں گھی کی تجارت خوب کر سکتے ہیں۔ (۳) عنقریب مدرسہ احمدیہ کا پراسپیکٹس شائع ہوگا۔ اگر سپرنٹنڈنٹ صاحب صبح کے درس میں تیسری جماعت پانچویں

باہتمام میر عبد الغفور بیگ مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر کے لئے شائع ہوا +

غیر ممالک کی خبریں

جلالتمآب سلطان المعظم کامل صحت یاب ہوکر نماز جمعہ میں شریک ہوئے۔ ترکی وزیر جنگ نے استعفےٰ دیدیا ہے۔ خدیو المکرم نے غازی انور بے کی شادی میں اپنا قائم مقام بھیجا ہے۔ اور احمد رضا بک صاحب سابق صدر ترکی پارلیمنٹ پرنس صباح الدین کو منانے پیرس جارہے ہیں +

نوجوان ترک انور بے وزیر جنگ مقرر ہوئے ہیں۔ اور کرنل جمال بے کو وزیر تعمیرات کا عہدہ عطا ہوا ہے +

(قاہرہ ۲ جنوری) جیل طورہ کے قیدیوں نے بغاوت کرکے اپنے محافظین پر حملہ کیا۔ اور انہیں سے بعض کو سخت مجروح کردیا۔ آخر میں کارخانہ کے گارڈ کو مجبوراً فائر کرنے پڑے جس سے چار ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے +

۸۰ سے زیادہ ہندوستانی جنمیں سے ۷۰ ضلع پاٹن ٹاؤن کے پابند معاہدہ مزدور تھے۔ کام کرنے سے انکار کرنے پر کل گرفتار کئے گئے انکو دس دس شلنگ جرمانہ یا سات سات دن قید کی سزا ہوئی وہ ڈربن جیل میں داخل کئے گئے +

روس قزوین سے اپنی بہت بڑی سپاہ واپس طلب کرنیوالا ہے سوہاں کا سکوں کے صرف دو دستے رہتے دیئے جائینگے۔ اسوقت قزوین میں دو ہزار روسی سپاہ موجود ہے +

کل بلغاری پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا۔ جسوقت شاہ بلغاریہ داخل ہوئے تو سوشلسٹ ممبر "شخصی سلطنت غارت ہو" کا شور مچاتے ہوئے باہر نکل گئے۔ مگر یہ شور شاہ فرڈیننڈ کے تائیدی چیرز سے دب گیا۔ تاج کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے شاہ بلغاریہ نے کہا کہ بلغاریوں نے آلات حرب کا جوہر دکھانے اور آزمایشوں سے عہدہ براہونے کے بعد فیصلہ کرلیا ہے کہ اپنی قوتوں کو دوامی امن کے قیام میں صرف کریں +

سینٹ پیٹرزبرگ یکم جنوری۔ وزراء کی کونسل نے ایک قانون جاسوسی پاس کیا ہے جسکی رو سے بحری و بری فوج کے متعلق خبریں شائع کرنیکی ممانعت کی گئی ہے۔ صرف ترقیات اور تخفیف کرنے کی اجازت ہوگی

لنڈن ۲ جنوری۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سومالی لینڈ کو مہم بھیجنے کا کوئی سوال نہیں ہے اور نہ گورنمنٹ کی پالیسی تبدیل ہونے کا سوال ہے +

(قسطنطنیہ ۲ جنوری) ٹرکی نے جو ڈریڈناٹ خریدا ہے۔ اس کا نام "سلطان عثمان" رکھا جائیگا۔ دولت عثمانیہ کے ڈریڈناٹ خریدنے سے یونان مضطرب نہیں ہوا۔ کیونکہ جہاز مذکور۔۔۔

تک مکمل نہیں ہوسکتا +

(ایتھنز ۲ جنوری) ایم وِنزیلوس وزیراعظم نے آج پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کی تصدیق کی کہ ٹرکی نے ڈریڈناٹ خرید لیا ہے۔ اور یہ کہ میں یہ بتانے سے قاصر ہوں کہ یونان بحر ایجین میں بحری فوقیت کو قائم رکھنے کے لئے کیا کارروائی کرنیکا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔۔ اور یہ کہ وہ کیا کارروائی کرچکا ہے میں صرف ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ یونان ایجین میں اپنے اقتدار کو قائم رکھیگا +

لنڈن ۱۳ دسمبر۔ انگلستان میں کہر و برف عام طور پر پڑرہی ہے۔ شمال میں طوفان برف نے سڑک بند کردی ہے۔ کاروبار عملاً مسدود ہے۔ سارا ٹونی میں چودہ آدمی سردی سے۔۔۔ مرگئے سوئٹزرلینڈ میں تین پارٹیوں کو تودہ برف نے آن لیا چار آدمی مرگئے فرانس و جرمنی بالخصوص بالٹک کے بندرگاہوں سے بھی سخت نقصان کی خبریں موصول ہوئی ہیں +

(لنڈن یکم جنوری) پانچہزار باغیوں اور چار ہزار فیڈرل سپاہ کے مابین اوجیناگا میں ۳۰ گھنٹوں تک لڑائی ہوتی رہی باغی غالب ہوتے نظر آتے ہیں۔ فریقین کا نقصان بہت زیادہ ہوا ہے۔ فیڈرل والے اوجیناگا کے اندر کیطرف ہٹ آئے۔ اس بات کی توقع نہیں کہ وہ اپنے آپ کو حوالے کردینگے۔ کیونکہ فیڈرل سپاہ سالار نے ایکہزار فیڈرل والنٹیروں اور بارہ کمانڈروں کی نسبت موت کا فتوےٰ صادر کیا ہے +

(ویراکروز یکم جنوری) ایک ٹرین جو فیڈرل سپاہ لیجارہی تھی شہر میکسیکو کے جنوب و مشرق میں ۷۰ امیل کے فاصلہ پر ڈائنامیٹ سے اُڑا دیگئی۔ ۷۴ جانیں تلف ہوئیں +

کمیشن تحقیقات میں نیشکر گاہوں کے ایکے والوں اور ایمن مزاحمین کی نیابت کے بارہ میں سٹر گاندھی اور یونین گورنمنٹ کے مابین رازدارانہ طور پر گفتگو ہورہی ہے +

سینٹ پیٹرزبرگ یکم جنوری) نیو انگلینڈ کلب کے ڈنر میں برٹش سفیر سر جارج بوکانن نے اس اتحاد کی طرف اشارہ کیا۔ جو دوران جنگ بلقان میں قیام امن کی غرض سے انگلستان و روس کے مابین رہا +

لنڈن ۱۳ دسمبر) فرانس اس ڈریڈناٹ کا خواہاں ہے جسے ٹرکی فرانس سے قرض لینے کی وجہ سے خرید کے قابل ہوا ہے +

ہندوستان کی خبریں

ترکی ایرانی کمیشن کے متعلق برٹش اسکورٹ محمرہ پہنچ گیا +

میجر اے۔ سی ایلیٹ پولیٹکل ایجنٹ بہاولپور نے کمشنر جالندھر سے فرید کوٹ اور مالیر کوٹلہ کی ریاستوں کے پولیٹیکل

اقتدار کا چارج لے لیا +

گورنمنٹ پنجاب نے مندرجہ ذیل گروہوں کو جرائم پیشہ قرار دیا ہے چک ۲۴۵ ضلع جھنگ کے ساکل بلوچ۔ اسی ضلع کے چک ۲۴۳ کے گادہی۔ اور چک ۲۴۳ کے چنار +

۲۷ و ۲۸ دسمبر کی درمیانی شب کو آغا منظور محمد صاحب تحصیلدار مستنگ ملک بلوچستان و حال رخصتی کے مکان واقعہ کلانور ضلع گورداسپور سے تخمیناً بارہ ہزار روپیہ کا مال چور نکال کرلے گئے۔ تاحال کوئی سراغ نہیں ملا +

۳۰ دسمبر کی شام کو ۷ بجے چند منٹ کے قریب بمقام رشور نامی تھانہ کے ایک کمرہ میں جہاں دو افسر بیٹھے ہوئے کام کررہے تھے کھڑکی کے راستہ سے بم پھینکا گیا۔ بم پھٹنے نہیں پایا۔ کوئی آدمی نظر نہ آیا +

مسٹر ایچ اے ایم داؤد رنگون میں ترکی قنصل مقرر کئے گئے +

۳۰ دسمبر کو مرزا مہدی اصفہانی ایرانی قنصل مدراس کا انتقال ہوگیا ۱۲ بجے تک بالکل تندرست تھے۔ اسکے بعد وجع القلب کی شکایت شروع ہوئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد انتقال ہوگیا +

ہز ہائنیس نواب صاحب لوہارو نے علیگڈھ کالج کی ٹرسٹی شپ سے استعفا دے دیا ہے +

علیگڈہ ۲ جنوری۔ علیگڈھ کالج کی ٹرسٹیوں کا خاص ضروری جلسہ کل منعقد ہوا۔ ۱۰۲ ٹرسٹیوں میں سے ۴۵ مختلف صوبجات ہند سے بنا بر شرکت آئے تھے اور تقریباً اتنے ہی ٹرسٹیوں نے ووٹ اور تحریری رائیں بھیجی تھیں۔ تقریباً تمام اہم رزولیوشن جو سیکرٹری کالج نے پیش کئے بہت بڑی کثرت رائے سے پاس ہوگئے۔ اجلاس کے آخر میں ٹرسٹیوں نے بالاتفاق نواب محمد اسحاق خان سیکرٹری کالج کی نسبت تہ دل اور بڑی گرمجوشی سے ووٹ اعتماد پاس کیا +

ہفتہ مختتمہ ۲۷ دسمبر میں ہندوستان میں پلیگ کے ۵۲۴۳ کیس اور بتفصیل ذیل ۴۸۸۴ اموات ہوئیں۔ احاطہ بمبئی ۷۶۔ مدراس ۲۵۰ بہار ۸۲۲۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ۲۲۳۹۔ پنجاب ۱۳۲۔ برہما ۱۳۱ میسور ۹۰۔ حیدرآباد دکن ۸۳۴۔ اور راجپوتانہ ۱۸ +

لیڈی ہارڈنگ نے یکم جنوری کے سہ پہر کو وایسریگل لاج دہلی میں بہت سے بچوں کو شاندار پارٹی دی۔ ۸۰۰ کے قریب بچے موجود تھے +

بمبئی میں آتشزدگی۔ ۳۰ دسمبر کی شب کو آتشزدگی سے ہندوستانیوں کے قیصر میں تقریباً ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا +

راجہ صاحب کو چین الیا راجہ حکومت سے کنارہ کش ہونے والے ہیں +

مسٹر ولیم ایچ ڈیویز لبرل ممبر پارلیمنٹ منجانب برسٹل سیلون سے کلکتہ پہنچے ہیں۔ یہ ہندوستان کی سیاحت کا ارادہ رکھتے ہیں +

گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے دیہاتی منصفوں کو ایکٹ

الفضل!

قادیان - بروز بدھ مورخہ ۷ر جنوری ۱۹۱۳ء

پیغام حق پہنچانیکے لئے ایک عظیم الشان جد وجہد کی ضرورت ہے

"حضرت خلیفۃ المسیح کو دکھانے کے بعد شائع کیا گیا۔ آپ نے اس پر تحریر فرمایا "وفقك الله في همتك آمين" نورالدین"

دنیا حق کی پیاسی ہے۔ اور وہ حق کی طلبگار ہے مگر بہت کم ہیں جو ان تک حق پہنچائیں۔ کیا کوئی شخص یہ چاہ سکتا ہے کہ وہ اور اس کی اولاد آگ میں دھکیل دئے جائیں یا شیر کے آگے ڈالدیا جائے یا سب کو قتل کر دیا جائے۔ جب ایسا کوئی نہیں چاہتا۔ تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ لوگ دین کے معاملہ میں ایک بات کو حق سمجھ کر پھر اسے نہ مانیں اور باوجود ایک مذہب کو خدا کی طرف سے یقین کرنے کے اس کی مخالفت پر کمر بستہ رہیں۔ کیونکہ سچے دین کا انکار خدا کا انکار ہے اور خدا کا انکار شیر کے آگے ڈالے جانے یا آگ میں دھکیل دئے جانے سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ ممکن ہے شیر کے آگے سے انسان نکل بھاگے یا آگ کسی کو جلانے سے قاصر رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے غضب کی تلوار سے کوئی نہیں بھاگ سکتا۔ اور اس کا نشانہ کبھی نہیں چوکتا۔ پس جبتک لوگ حق سے ناواقف ہیں اسیوقت تک اس کی مخالفت کرتے ہیں ان پر ثابت کر دو۔ کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو۔ وہ حق ہے اور اللہ تعالیٰ اسی پر عمل کرنے سے راضی ہوتا ہے۔ تو لوگ تمہاری طرف بھاگ کر آئیں گے۔ اور اس کثرت سے آئیں گے کہ تمہیں یہ خیال ہوگا۔ کہ اتنے لوگوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہم کیونکر کریں۔ اور بجائے طالب علموں کی قلت کے استادوں کی قلت کی شکایت کرو گے۔ جبتک کوئی انسان تمہارے پیش کردہ مسائل کو حق نہیں جانتا اور باطل سمجھتا ہے۔ اسوقت تک اس سے نیک سلوک کی امید رکھنا بالکل فضول ہے۔ اور وہ تو ضرور اس کی مخالفت کریگا۔ اور مقابلہ پر آمادہ ہوگا۔ لیکن جب تم اسے سمجھا دو گے۔ کہ وہ غلطی پر ہے۔ اور حق سے دور ہے۔ تو وہی شخص جو کل تک تمہاری جان کا پیاسا تھا۔ آج تم پر جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔

ہماری جماعت میں بہت سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو پہلے سخت مخالف تھے بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کو گالیاں دیتے تھے اور احمدیوں سے بولنا تک حرام سمجھتے تھے۔ مگر جب انھوں نے معلوم کر لیا۔ کہ جو کچھ احمدی جماعت پیش کرتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے تو وہ احمدی ہو گئے۔ اور احمدی بھی ایسے ہوئے۔ کہ اپنی جان، و مال عزت اور آبرو کسی چیز کے قربان کرنے میں انہیں دریغ نہ رہا۔ اور ایک عاشق شیدا کی طرح وہ مسیح موعودؑ کے ذکر سے وجد میں آنے لگے اور نفرت کی جگہ ان کے دل میں محبت بھر گئی۔ صحیح مسلم میں آتا ہے کہ عمرو بن العاص رضؓ نے اپنے بیٹے سے وقت نزع بیان فرمایا کہ ایک زمانہ تو وہ تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مجھے اتنا بغض تھا۔ کہ شاید مجھ سے زیادہ آپ سے کوئی اور شخص بغض نہ رکھتا ہو اور نہ مجھ سے زیادہ کوئی شخص اس بات کا خواہشمند ہوگا۔ کہ آپکو پکڑ کر قتل کر دے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام لانے کی توفیق دی اور میں مسلمان ہو گیا۔ اور میری یہ حالت ہو گئی کہ آنحضرتؐ سے زیادہ کوئی وجود مجھے پیارا نہ تھا۔ نہ آپکے برابر کسی انسان کی میری نظر میں عزت تھی حتیٰ کہ میں آنکھ اٹھا کر بھی آپکی طرف نہ دیکھ سکتا تھا اور اگر کوئی شخص مجھ سے پوچھے کہ میں آنحضرتؐ کا حلیہ بیان کر دوں تو میں نہیں کر سکتا۔ کیونکہ آپکے رعب داب اور محبت کی وجہ سے کبھی میں نے نظر بھر کر آپکو نہیں دیکھا۔ غرض کہ جب انسان کسی بات کو حق مان لیتا ہے تو پہلے جن سے اسی حق کی وجہ سے عداوت کرتا تھا۔ اب ان کا فدائی ہو جاتا ہے۔

جب یہ بات ہے۔ اور لوگ حق کے طلبگار ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہم اب تک حق کے پہنچانے میں سست ہیں۔ کیوں خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں اب تک نہیں پہنچایا گیا۔ آج حضرت مسیحؑ کے دعویٰ کو چالیس سال کے قریب ہونے کو آئے ہیں اور اب تک ہندوستان بھر میں بھی احمدیت کی تبلیغ پورے طور سے نہیں ہوئی۔ یہ غلط ہے کہ لوگ سنتے نہیں وہ جب تمہاری باتوں کو جھوٹ سمجھتے ہیں تو سنیں کیونکر ان کا حق یہی ہے کہ وہ تمہاری باتوں کو سن کر ناراض ہوں اور تمہارا فرض ہے کہ جسطرح ہو سکے انہیں سناؤ۔ کیا خدا تعالیٰ کے نبی کوئی ایسی حقیر چیز ہیں۔ کہ انھیں چھپا کر رکھا جائے کیا وہ دنیا میں مخفی رکھے جانے کیلئے آتے ہیں نہیں ایسا نہیں وہ تو ظاہر کئے جانے اور شہرت دئے جانے کے لئے آتے ہیں پس چودھویں صدی کے مجدد اور مامور وقت کے نام کو دنیا میں پھیلانا ہمارا فرض ہے جو اسکے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اپنی آپکو اسکے ہاتھوں فروخت کر چکے ہیں۔ دنیا کا عرض و طول تو بہت زیادہ ہے ابھی تو پنجاب ہندوستان میں ایسے علاقے موجود ہیں کہ جہاں مسیح کے پیرو تو الگ رہے انکے نام تک سے لوگ ناواقف ہیں پس کیسے افسوس کی بات ہوگی اگر ہم ابھی سے سست ہو کر بیٹھ جائیں کیسا احمق ہے وہ انسان جو ایک سفر کیلئے سٹیشن پر آئے مگر جب ریل آئی تو وہ سو جائے کیسا نادان ہے وہ انسان جو بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو اور ملاقات کی درخواست کرے لیکن جب اندر سے اسکا نام پکارا جائے تو وہ کہیں اور طرف چلدے۔ اصل کام کا وقت تو اب آیا ہے اور ابھی ہم سستا اور غافل ہو رہے ہیں ہمارے احمدی جماعت تو ایک مزدور ہے اور مزدور وہی قابل انعام ہوتا ہے جو کام ختم کر کے اپنی کمر کھولے وہ مزدور نکالا جاتا ہے جو لیتے کام میں سستی کرے کیا کوئی آقا اس مزدور سے خوش ہو سکتا ہے جو دن کے ابتدائی حصہ میں ہی اپنی کمر کھولکر آرام کیلئے بیٹھ جائے نہیں وہ خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ اسپر ناراض ہوتا ہے پس ابھی تو کام شروع ہی ہوا ہے۔ تم اپنی کمریں کیوں کھولتے ہو۔ اب تو وہ وقت آیا ہے کہ تم اپنی کمر ذکو اور کس لو۔ تا ایسا نہ ہو کہ غفلت تم پر غالب آجائے اور اپنے کپڑے ذکو اور بھی سمیٹ لو تا وہ تمہارے ہاتھوں کو کام سے نہ روکیں سورج کی روشنی میں جو کام کرنا ہے کر لو جب تاریکی اور اندھیر کا زور آئیگا تو کچھ نہ کر سکو گے کیونکہ جو قوم امام کے قریب زمانہ میں کوئی اعلیٰ نمونہ نہیں دکھاتی وہ دور ہو کر کیا کریگی۔ میرا ارادہ ہے کہ ہندوستان بھر میں سلسلۂ احمدیہ کی اشاعت کے لئے جلسے کئے جائیں اور واعظ بھیجے جائیں اور میں اس کام کے پورا کرنے کیلئے خدا سے طلبگار نصرت ہوں۔ اور اسی سے دعا کرتا ہوں کہ اس حقیر اور ناچیز انسان سے یہ کام لے مگر چونکہ یہ کام ایک آدمی کا نہیں میں ان تمام دوستوں سے جو مسیح موعودؑ کے قائم کردہ اصول کے ماتحت دنیا میں ہدایت اور روشنی پھیلانی چاہتے ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس میں میرا ہاتھ بٹائیں ہندوستان بھر میں تبلیغ کرنے کیلئے ایک تو اسبات کی ضرورت ہے کہ نقشہ کو سامنے رکھ کر ایک پروگرام تجویز کیا جائے اور ایسی تدبیر کیجائے کہ سب ہندوستان میں ایک سر سے دوسرے تک کل شہروں میں احمدیوں کا ایک جلسہ ہو جائے اسکے لئے ضرورت ہے کہ پنجاب ہندوستان کے جن جن شہروں میں احمدی پائے جاتے ہیں وہ وہاں جلسہ کا انتظام کریں اور پھر مجھے اطلاع دیں کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے مشورہ کے ماتحت کوئی واعظ وہاں بھجوا دوں جن شہروں میں احمدی نہ ہوں وہاں ہم خود جلسہ کا انتظام کریں واعظوں کا بھیجنا بھی ضروری ہے جنکا کام پھر کر تبلیغ کرنا ہوگا اور وہ مختلف شہروں اور دیہات میں پھر کر سلسلۂ احمدیہ کی تبلیغ ہر مذہب و ملت کے لوگوں میں کرینگے۔ ان دونوں کاموں کے علاوہ ہندوستان کی ہر زبان میں بلکہ دنیا کی ہر زبان میں ٹریکٹ شائع کرنیکا کام بھی ایک نہایت اہم کام ہے جسکے لئے تمام جماعت کی جانی اور مالی مدد کی ضرورت ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے وہ افراد جنکے دل نور نبوت سے منور ہو رہے ہیں اپنے دوسرے بھائیوں کو چاہ ضلالت سے نکالنے کے لئے اس کام میں میری پوری طرح مدد کریں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمام الٰہی کام آہستہ آہستہ ہوتے ہیں مگر ضرور ہے کہ دعا کے بعد بنیاد ہم رکھدیں اور اسے پورا کرنے کے لئے خدا کے حضور میں دعاؤں میں لگے رہیں اب زیادہ غفلت کا وقت نہیں ہے پہلے اس کام کے لئے اپنی طرف سے ۲۰ روپیہ کا چندہ مشتہر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کام کیلئے جو کچھ اور بھجوائیگا۔ خواہ وہ کیسی ہی خفیف رقم ہو نہایت شکریہ سے قبول کیا جائیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ روپیہ کی تعداد سے نہیں بلکہ اخلاص سے خوش ہوتا ہے اس روپیہ اور اس کے خرچ کا حساب طور پر الفضل میں شائع کیا جاتا رہیگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ میں تمام جماعت سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ جسمانی اور مالی اور روحانی تینوں قسم کی امداد سے اس کام میں میرا ہاتھ بٹائے گی وباللہ التوفیق

من اللہ

الاخبار والآراء

نائیجریا کا الحاق

لنڈن ۳۰ دسمبر کا تار ہے۔ کہ لنڈن گزٹ میں شمالی وجنوبی نائیجریا کے الحاق اور وہاں ایک کونسل۔ کے قائم کئے جانے کا اعلان ہوگیا ہے کونسل مذکور مختلف سرکاری ممبروں کے علاوہ سات یورپین غیر سرکاری ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ موخر الذکر میں سے تین کو ایوان ہائے تجارت و معادن اور چار کو گورنر نامزد کریگا۔ گورنر کونسل کے جس ریزولیوشن کو مناسب سمجھیگا۔ نافذ کریگا۔ نائیجریا مغربی افریقہ میں ہے۔ اور اسکی شمالی وجنوبی ریاستوں کو ملاکر ایک وسیع مملکت بنا دیا گیا ہے۔ جس پر ایک گورنر کی بامداد کونسل قانونی حکومت ہوگی۔ اس کے ماتحت دو لفٹنٹ گورنر ہونگے۔ سر فریڈرک لگارڈ گورنر جنرل متحدہ نائیجریا گزٹ ہوگئے ہیں۔ اور مسٹر بویل اور مسٹر ٹمپل علی الترتیب جنوبی وشمالی نائیجریا کے لفٹنٹ گورنری کے عہدوں پر مقرر ہوئے +

باپ نے بیٹے کو مار دیا

پیرس ۳۰ دسمبر کا تار ہے۔ کہ ہال موسیقی کے مشہور آرٹسٹ پر اس کے باپ ڈگبن نے تین گولیاں سر کیں۔ وہ ہسپتال میں مرگیا۔ باپ کے اظہار مجسٹریٹ کے سامنے ہوچکے۔ اس نے بیان کیا۔ کہ بیٹا ایک انگلش رقاصہ پر مفتون تھا۔ وہ رقاصہ مجھ سے بے رحمی سے پیش آتی تھی۔ جس کی وجہ سے میں نے یہ کام کیا اسی طرح ایسی خبریں بھی اخباروں میں چھپ چکی ہیں۔ کہ بیٹے نے باپ کو مار دیا۔ یہ حفظ مراتب اور مذہبی تعلیم نہ ہونے کا قصور ہے اور بدقسمتی سے مذہب بھی ان قوموں کے سامنے وہ ہے جو خدا تعالیٰ کا صحیح علم ان کو نہیں دیتا۔ اور نہ کوئی ایسی شریعت پیش کرتا ہے۔ جس پر کاربند ہو کر انسان حفظ مراتب کرے +

مونٹریل میں آتشزدگی

مونٹریل میں قحط آب کی وجہ سے یہ خوف تھا کہ کہیں آگ لگ گئی۔ تو سخت دقت پیش آئے گی۔ آخر ایسا ہی ہوا آگ لگی اور دور تک پھیلتی چلی گئی۔ بہت کوشش کی گئی مگر آگ بڑی مشکلوں سے فرو ہوئی۔ اور باوجود بہت سی جدوجہد کے بیس عمارتیں جل گئیں۔ اور دس لاکھ ڈالر کے نقصان کا تخمینہ ہوا۔ جب خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ بھڑکتی ہے۔ تو یہی اربعہ عناصر جو انسان کے لئے بطور خادم کے کام کر رہے ہوتے ہیں مخالف ہو جاتے ہیں۔ اور پھر باوجود کافی سامان تحفظ کے کچھ پیش نہیں جاتی + + +

چینی سپاہ قلعہ کی بغاوت

۲۹ دسمبر کا پیکن سے تار ہے۔ کہ "تلیفو میں خوف و دہشت بڑھ رہا ہے۔ سپاہ قلعہ نے بغاوت کر کے افسر کو نشانہ بندوق بنایا۔ اور ڈاکٹر حسن یاٹسن کی حمایت کا بیڑا اٹھایا۔ پھر آزادی کا اعلان کرتے ہوئے سپاہیوں نے اہل شہر پر حملہ کر دیا + پروفیسر اور کئی طلبا مارے گئے۔ ۱۵ روز تو یہی کیفیت رہی۔ پھر حامیان حکومت کے ایک دستے نے حملہ کر کے تلیفو پر قبضہ کر لیا مگر ابھی امن نہیں ہوا۔ مضافات میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے غرض چین میں امن نہیں۔ اور کسی ملک میں بدامنی اس کی تمام ترقیات کو روکنے والی ہے۔ چین نے اپنا پرانا جولہ نئی قوموں میں شامل ہونے کے لئے اتارا تھا۔ مگر مطلع سیاست ابھی تک اس کے لئے صاف نہیں ہوا۔ دیکھئے اس گرجنے والے بادل میں تباہ کرنے والا ژالہ ہے۔ یا خوشحالی کے پھول اگانے والا مینہ +

طرابلس میں ابھی جنگ ہے

جہاروکار میں عربوں کے خلاف جنگ میں اطالویوں کے سترہ ہلاک ہوئے۔ اور ۸۰ مجروح۔ اور باوجود اس کے عربوں کو شکست ہوئی۔ یہ لنڈن یکم جنوری کا تار ہے۔ مزید حالات عربی اخباروں سے معلوم ہوسکیں گے۔ بہرحال یہ تو معلوم ہوگیا۔ کہ ابھی طرابلس میں امن قائم نہیں ہوا۔ اور اطالویوں کو یہ حکومت ابھی سستی نہیں ملی۔ فائدہ تو کوئی اٹھایا نہیں۔ ابھی تک نقصان جان ہے۔ لیکن اہل بصیرت کی رائے ہے کہ دراصل عرب ہمت ہار چکے ہیں۔ اور ان کے عمائد نے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ یہ صرف چند بادیہ نشیں سیاست سے ناواقف لوگوں کا جوش ہے جو خود بخود فرو ہو جائیگا + +

جنوبی افریقہ میں ہندوستانی

انڈین نیشنل کانگرس کے ریزولیوشن کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر گاندہی نے کہا۔ کہ اگرچہ لیگ تمام حصص سلطنت برطانیہ میں ہندوستانیوں کے لئے کامل حقوق شہریت کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہے۔ اور اسے یہ مطالبہ کرنا چاہیئے۔ مگر جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں نے اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ کہ وہ مقامی رقابت کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہیں۔ کسی ایسے ایجی ٹیشن میں شریک نہ ہونگے جو سیاسی حق انتخاب کے وقت جنوبی افریقہ کی متحدہ ریاستوں میں برطانوی ہندیوں کے غیر محدود داخلہ کے متعلق برپا کیا جائے +

اور پریٹوریہ سے یکم جنوری کا تار ہے۔ کہ مزدوروں کی کانفرنس نے بالاتفاق پابندی معاہدہ کے سسٹم کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا۔ اور کام پر مجبور کرنے کے لئے پولیس و فوج کے تقرر کو برا بتایا۔ اور کانفرنس کے خیال میں جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی آبادی موجب تکلیف رہیگی۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہئے۔ کہ وہ معقول معاوضہ دیکر ان کو ہندوستان واپس کردے +

جناب سیتہ میتھیلا کے مطابق یہ مطالبہ خوش آئندہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو ہندوستانیوں کو بھیک کے لئے تیار نہیں۔ ان کے بارے میں ہندوستانی بھی اپنی محسن گورنمنٹ سے عرض کریں۔ کہ وہ ہندوستان میں سوا کسی خاص معاہدہ کے دخل نہ حاصل کر سکیں۔ مگر ہندوستانی ایسے تنگ خیال نہیں دوم ان کی حیثیت اور ہے۔ اور یونین گورنمنٹ جنوبی افریقہ کی اور +

ٹرکی کی بحری قوت میں اضافہ

لنڈن ۳۰ دسمبر کا تار ہے۔ کہ برازیل کے لئے مقام ایلسوک میں جو ڈریڈ ناٹ تیار ہو رہا تھا۔ وہ ٹرکی نے خرید لیا۔ چونکہ یہ جہاز دنیا کے طاقتور جہازوں میں سے ہے اس لئے گھبراہٹ سی پیدا ہوگئی ہے۔ لنڈن ٹائمز نے تو یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ٹرکی آئندہ اپریل میں اس قوت کے بھروسہ پر یونان سے جنگ چھیڑنے والا ہے۔ لہذا برٹش اور فرانسیسی مالی بازاروں سے اس کو روپیہ دینا بند کر دیا جائے۔ خیر فی الحال ٹرکی نے پہلی قسط ادا کر دی ہے۔ اور اس کی کل قیمت کا اندازہ بیس تیس لاکھ پونڈ کے درمیان کیا جاتا ہے +

حقوق طلب عورتیں سخت نقصان پہنچا رہی ہیں!

حساب کیا گیا ہے۔ کہ پچھلے سال ان سفریجسٹ عورتوں نے ۵ لاکھ کے قریب نقصان پہنچایا ہے۔ جو بہت بڑا نقصان ہے۔ گو انگلستان کے تمول پر نظر رکھتے ہوئے یہ معمولی بات ہے۔ پھر اتنے پر بس نہیں۔ بلکہ ان کے وہی دم خم ہیں۔ اس کے لئے مدبران انگلستان کو انسدادی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ کیونکہ مالی نقصان کے علاوہ جان کے نقصان سے بھی یہ نہیں ٹلتیں۔ بلکہ جان سے عزیز کئی وزراء کی آبرو پر بھی حملہ آور ہو چکی ہیں بہتر ہو۔ کہ عورتوں میں سے کوئی گروہ ایسا نکل آئے۔ جو اپنی شوریدہ پشت بہنوں کو سمجھائے مگر انگلستان کی سرزمین میں یہ بات محال معلوم ہوتی ہے +

تعلیمی معاملات میں ہمیں کیا کرنا ہے

صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب فرماتے ہیں۔ کہ علاوہ پیشوں اور صنعت اور حرفت کے تعلیم کی تین شاخیں ہیں۔ ابتدائی۔ سیکنڈری۔ کالجیٹ اسوقت ابتدائی تعلیم کا سوال نہایت اہم ہے۔ اور اس مسئلہ کے متعلق ہم کو دو کام کرنے ہیں۔ اول یہ کہ گورنمنٹ کے ابتدائی مدارس میں مسلمانوں کی ضرورتوں کے لحاظ سے کافی انتظام ہو۔ اور انہیں ہماری قوم کے

بچوں کی کافی تعداد ہو۔ اور دوسرے یہ کہ ہمارے مکاتب کی اصلاح ہو اور ہر ایک قصبہ و گاؤں میں مفید مکاتب ہوں۔ یہ رائے واقعی بہت دور اندیشی سے دیگئی ہے۔ اور اس کی طرف تمام مسلمانوں کی متفقہ کوشش بکار ہے ✦

شملہ میں مسلم انسٹیٹیوٹ کے قیام کی ضرورت

چونکہ شملہ میں کوئی ایسا معقول مکان مسلمانوں کے تصرف کا نہیں۔ جس میں سربرآوردگان قوم اکٹھے ہو کر قوم کی بہتری و بہبودی کے لئے کسی قسم کی تجویز یا گفتگو کر سکیں۔ یا جس میں وہ مسلمان عارضی طور پر قیام رکھ سکیں۔ جو حکام بالادست سے ملنے یا عرضیاں گذارنے یا تلاش ملازمت کرنے آتے ہیں۔ یا جس میں مسلمانوں کے عام جلسوں یا لیکچروں کا اہتمام ہو سکے۔ اس لئے یہ تجویز موزوں و برمحل ہے کہ ایک مسلم انسٹی ٹیوٹ قائم ہو۔ جو ان ضرورتوں کے پورا کرنے کے علاوہ لائبریری۔ ریڈنگ روم کا بھی کام دیسکے۔ ایسے مکان پر نصف لاکھ کا خرچ ہو گا۔ جو شملہ سے پیوند و دلچسپی و آمدورفت رکھنے والے لوگوں کو پورا کر دینا چاہئے ✦

خطابات سال نو

جو لوگ گورنمنٹ کی خدمات بجا لاتے ہیں۔ ان کو نوروز کے موقعہ پر خطابات سے ممتاز فرمایا جاتا ہے۔ اس نوروز پر جو خطابات دئے گئے ہیں۔ ان میں سے کچھ اقتباس درج ذیل ہے ✦

کے۔ سی۔ ایس۔ آئی آنریبل مسٹر سید علی امام قانونی ممبر وائسریگل کونسل۔ آنریبل مسٹر ڈی۔ سی۔ بیلی ممبر بورڈ ریونیو ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ✦

نواب خان بہادر مولوی محمد علی نواب چودھری ٹپرا (بنگالہ) ملک طالب مہدی خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب ✦

شمس العلماء مولوی عبدالحی گیا۔ بہار (اڑیسہ)

شفاء الملک حکیم عبدالرشید خان کلکتہ ✦

خان بہادر۔ پیر پایدار صاحب مراکیار۔ قاسم محمد مراکیار زمیندار پیر بخش میاں محمد پنشنر ڈپٹی کلکٹر سکھر مولوی شیخ الہی بخش سول اسسٹنٹ سرجن چٹاگنگ۔ خان صاحب میر علی عباد الہ آباد۔ خانصاحب محمد ہیرا خان سپروائیزر ممالک متحدہ۔ قاضی قطب الدین احمد آنریری مجسٹریٹ بریلی۔ خانصاحب محمد رحمت اللہ انسپکٹر پولیس پنجاب صاحبزادہ عزیز الدین احمد خان۔ فخر الدین آنریری مجسٹریٹ بریانپور مولوی رفیع الدین جج جے پور۔ خانصاحب ہیرا دین خان ایجنسی بلوچستان۔ محمد حسن خان سپرنٹنڈنٹ صیغہ مال گورنمنٹ ہند منشی سلطان علی سپرنٹنڈنٹ ریلوے میل سروس لکھنؤ ✦

اللہ دین سیالکوٹی جمعدار پل بندرگاہ مدراس ✦

اعظم حسین محمد خان۔ کمال الدین خان تعلقہ دار نوڈر کاٹھیاواڑ علی نواز خان لاڑکانہ (سندھ) گوہر خان خیرپور (سندھ) ابراہیم خان اسمٰعیل خان ڈپٹی ایجوکیشنل انسپکٹر بمبئی۔ شیخ عبداللہ سب اسسٹنٹ سرجن رتناگیری۔ ظہیر الحق ہیڈ ماسٹر مدرسہ ڈھاکہ۔ مولوی ابونصر محمد علی سیٹلمنٹ جنرل آفیسر مانک گنج۔ شیخ علی رضا آنریری مجسٹریٹ بنارس۔ قادر بخش زمیندار گولڑہ۔ راولپنڈی شیخ رحیم بخش اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب۔ چودھری الہ داد خاں انسپکٹر انجمن ہائے امداد قرضہ باہمی۔ احمد شاہ ڈپٹی انسپکٹر باربرداری کوئٹہ۔ ملک سکندر خان ہیڈ کلرک دفتر پنجاب یونیورسٹی نیوز دین انسپکٹر پولیس پنجاب۔ مولوی سید نثار علی سب رجسٹرار بہار۔ محمد خان بی اے۔ ہیڈ ماسٹر ناگپور۔ منشی محمد عبداللطیف کوہستان گرد منشی حمید و بخش پنشنر سب اسسٹنٹ سرجن آسام۔ حاجی محمد عبدالرؤف خان وکیل بھوٹل۔ ملک شاہ خان ہیڈ ماسٹر مندوخیل۔ ملک اکبر خان مندوخیل۔ ضبطو خان تمندار وزیر خیل شیرانی۔ فضل حق بی۔ اے تحصیلدار صوبہ سرحدی۔ میاں احمد دین اکونٹنٹ انبار صوبہ سرحدی سید غلام حسین انسپکٹر صیغہ نمک کوہاٹ۔ پیر علم الدین تحصیلدار دہلی۔ حاجی بخش الہی آف بخش الہی کمپنی دہلی۔ ملا عبداللہ عربی منشی کوئٹہ۔ شاہ علی سوداگر لنگا۔ خلیج فارس۔ محمد خان سب اسسٹنٹ سرجن پنجاب۔ فضل الرحمٰن خان انسپکٹر خفیہ پولیس صوبہ سرحدی۔ منشی نور الدین ملازم صیغہ تار پٹیالہ۔ جہانگیر بخش سب اسسٹنٹ سرجن ✦

مسلم لیگ کے ریزولیوشن

(۱) آل انڈیا مسلم لیگ کی رائے ہے۔ کہ قوم کی بڑھتی ہوئی سیاسی ضروریات کے لحاظ سے ایک مستقل قومی سرمایہ موسومہ مسلم نیشنل فنڈ ان مقاصد کی تائید و ترقی کے جو لیگ کے آئین میں درج ہیں۔ اور قوم کی عام سیاسی ترقیات کی غرض سے قائم کیا جائے۔ اس لئے لیگ ایک کمیٹی مقرر کرتی ہے جس میں ہر ایک صوبہ کے معززین شریک ہیں۔ اور اراکین میں اضافہ کرنے کا اختیار ہے۔ اور اس کمیٹی کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے۔ کہ سرمایہ کے جمع کرنے کی تدابیر کرے ✦

(۲) حکومت جنوبی افریقہ نے جو قانون نوآبادگاران پاس کیا ہے۔ اس پر یہ لیگ پرزور اعتراض کرتی ہے۔ کیونکہ اس میں گورنمنٹ موصوف نے اپنے مواعید اور مواثیق کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور نہایت ادب کے ساتھ تاج برطانیہ سے اس قانون کو نامنظور کرنے کی استدعا کرتی ہے۔ مزید براں لیگ امپریل گورنمنٹ اور انڈین گورنمنٹ سے ایسی تجاویز اختیار کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ کہ ہندیان جنوبی افریقہ کے ساتھ بھی برطانوی شہریوں کی طرف انصاف اور عزت کے سلوک کا یقین حاصل ہو جائے۔ لیگ اس بیرحمی کے سلوک پر نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ جو گذشتہ ہڑتال اور خاموش مزاحمت کی تحریک کے زمانے میں ہندوستانیوں سے روا رکھا گیا ہے اور حکومت جنوبی افریقہ نے اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی مقرر کی ہے اس کی شخصی ترتیب کو لیگ ناپسند کرتی ہے۔ جنوبی افریقہ کے معاملہ میں حضور وائسرائے نے گورنمنٹ ہند کی پالیسی کا جو مدبرانہ اعلان کیا ہے اس کی نسبت لیگ حضور ممدوح کا مودبانہ شکریہ ادا کرتی ہے لیگ امپریل گورنمنٹ اور انڈین گورنمنٹ سے ایسی تدابیر اختیار کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ جن سے معاہدہ سے آزاد جنوبی افریقہ میں سکونت اختیار کرنے والے مزدوروں پر ۳ پونڈ فی کس محصول۔ تعلیمی معیار۔ ہندی شادیوں کے جواز اور ہندیان مقیم جنوبی افریقہ کی حیثیت کے متعلق دیگر مسائل کی بابت جو شکایتیں ہیں ان کا تدارک ہو جائے۔ لیگ مسٹر گاندہی اور ان کے رفقاء کی بہادرانہ جدوجہد کا گرم جوشی اور شکر کے ساتھ اعتراف کرتی ہے۔ اور اس ملک کے باشندوں کو بلاتفریق قوم و نسل توجہ دلاتی ہے کہ وہ روپیہ سے ان لوگوں کی مدد کرتے رہیں ✦

(۱) اس لیگ کی رائے ہے کہ اب قانون مطابع میں خاص کر کلکتہ ہائی کورٹ کے گذشتہ فیصلہ کو مدنظر رکھ کر ترمیم و تنسیخ کی جائے ✦

(۲) مسلم لیگ ایک مرتبہ پھر اس امر کی سخت ضرورت کا اظہار کرتی ہے۔ کہ فرقہ وار نیابت کے اصول کو تمام خود حکومتی جماعتوں تک توسیع دی جائے۔ اور لیگ مودبانہ درخواست کرتی ہے۔ کہ میونسپل اور لوکل بورڈوں میں مسلمانوں کی کافی اور پر زور نیابت کے انتظام کو امپریل اور پراونشل کونسلوں میں رائج کرنے کا ضروری نتیجہ ان جماعتوں کی عمدہ کارکردگی کے لئے جزو لازمی ہے ✦

(۳) لیگ کی یہ رائے ہے۔ کہ دوامی بندوبست کو ملک کے ان حصوں تک بھی توسیع دی جائے۔ جو اس کے لئے تیار ہیں۔ اور جہاں ترقی کی گنجائش ابھی دوامی بندوبست کے اجراء کو غیر موزون قرار دے۔ وہاں سخت اضافہ لگان و مالگذاری پر انتظامی پابندیاں عائد کی جائیں ✦

(۴) اس لیگ کی یہ رائے ہے۔ کہ گورنمنٹ قابل ہندوستانیوں کو سرکاری فوج کے اعلیٰ عہدوں اور کمیشنوں پر جو اب تک یورپینوں کے لئے مخصوص ہیں مقرر کرکے ہمیں ملک کی حفاظت میں زیادہ اور اصلی حصہ دے ✦

(۵) لیگ کی رائے میں پنجاب چیف کورٹ کو ایک مستند ہائی کورٹ کے درجہ تک ترقی دینی چاہیئے ✦ ✦

(۶) یہ لیگ اپنی اس رائے کا آزادی سے اظہار کرتی ہے۔ کہ زنجبار کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ اور مشرقی افریقہ اور یوگنڈا کے ہندیوں کی موجودہ حیثیت، وقعت حقوق و مراعات بدستور قائم رہیں +

(۷) اس لیگ کی رائے ہے۔ کہ پریوی کونسل کے اس حکم کے عملدرآمد سے جسے مسلسل سفر کی شرط سے تعبیر کیا جاتا ہے ہندوستان سے کسی شخص کا کینیڈا میں جانا عملی طور پر بالکل ممتنع اور محال ہو گیا ہے کیونکہ ان دونوں ملکوں کے درمیان کوئی براہ راست سلسلہ جہاز رانی قائم نہیں ہے۔ اس سے نہ صرف ہندیوں کا کینیڈا جانا ہی بند ہو گیا ہے۔ بلکہ ہندیان مقیم کینیڈا کے لئے سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بیوی بچوں کو بلانے سے معذور ہیں۔ اس لئے یہ حکم شہنشاہ معظم کے وفادار ہندوستانی رعایا کے خلاف نہایت غیر منصفانہ ہے۔ اور لیگ امپریل پارلیمنٹ سے اس حکم کو منسوخ کرنے یا ہندوستانیوں کو اس کے اثر سے مستثنیٰ قرار دینے کی درخواست کرتی ہے +

(۸) اس لیگ کی یہ رائے ہے۔ کہ صوبجات متحدہ اور پنجاب کو بھی بنگال و بہار کی طرح تکمیل حکومت کے لئے اگزیکیٹو کونسل عطا کی جائے۔ تاکہ ہر دو صوبجات کی عام ترقی کا باعث ہو +

(۹) یہ لیگ ادب کے ساتھ اس درخواست کا اعادہ کرتی ہے۔ کہ گورنمنٹ ان عام اسلامی اوقاف کے مقاصد و طریقہ انتظام کی بابت تحقیقات کرے۔ جو صرف بہبود عام کے لئے قائم کئے گئے ہیں

(۱۰) یہ لیگ بقر عید کے موقعہ پر طریقہ قربانی گاؤ کے متعلق برادران ہنود کے جائز جذبات کو عزت کی نظر سے دیکھنے کے ساتھ ہی فیض آباد اور دیگر مقامات کے مقامی حکام کی کارروائیوں پر اعتراض کرتی ہے۔ جو انہوں نے قربانی کی ممانعت کے متعلق کی ہیں اور جو لیگ کی رائے میں مسلمانوں کے مذہبی حقوق میں غیر ضروری مداخلت کے ہم معنی ہیں +

(۱۱) یہ لیگ گورنمنٹ پر اس اشد ضرورت کا اظہار کرتی ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام عبادت گاہوں اور مقدس مقاموں کے قیام و استحفاظ کے لئے ہر قسم کی تدابیر بذریعہ قانون سازی و دیگر ذرائع عمل میں لائے +

۱۲۔ یہ لیگ صاحب وزیر ہند کی کونسل بصورت موجودہ توڑ دینے کی درخواست کرتی ہے۔ اور یہ مشورہ دیتی ہے۔ کہ صاحب وزیر ہند کی تنخواہ انگریزی طریقہ پر مقرر کی جائے۔ اور یہ کہ ان کی کونسل کے فرائض صرف مشیرانہ ہونے چاہئیں۔ نہ کہ عاملانہ۔ اور یہ کہ اس کونسل میں کافی نیابت کے ذریعہ سے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے +

(۱۳) یہ لیگ مسئلہ کانپور کے مدبرانہ اور فیاضانہ فیصلہ کے لئے ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ کی از حد شکر گذار ہے +

ان ریزولیوشنوں کو ہم نے اس خیال سے درج کیا ہے۔ کہ سیاست میں منہمک گروہ کے مطالبات کا علم ہو جائے +

وہ شور بے سود نکلا

مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ کے انعقاد سے اول بہت شور مچایا گیا۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ اور لنڈن مسلم لیگ کے تعلقات کا فیصلہ ہو جائے۔ اور اس پر بہت پُرجوش نظمیں لکھی گئی تھیں کہ بس اب کے بڑے معرکہ کا جلسہ ہوگا۔ وہ سب بے سود نکلا سر آغا خان بہادر کی نصیحت کارگر ثابت ہوئی۔ جو انہوں نے ۲۹ دسمبر کو ہر دو پارٹیوں کے اراکین کو ایک غیر باضابطہ کانفرنس میں فرمائی۔ کہ ان تعلقات کے بارے میں بحث فضول ہے چنانچہ ممبران لیگ نے کارروائی اجلاس میں اس مسئلہ پر کوئی التفات نہیں کی۔ اور یوں وہ سب جوش اندر کا اندر ہی رہ گیا چودھری یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ مسٹر وزیر حسن اور مسٹر محمد علی کے شکریہ کا ریزولیوشن سبجیکٹ کمیٹی نے نامنظور کر دیا تھا۔ البتہ نواب وقار الملک کی طرف سے ان کو ہار پہنائے گئے +

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے ریزولیوشن!

مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے +

پہلا ریزولیوشن:۔ یہ کانفرنس جو قوم میں تعلیم یافتہ مسلمانوں کی تعداد بڑھانے میں کوشاں ہے ایک مہذب اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلمان کے اضافہ پر نہایت خوشی کا اظہار کرتی ہے اور لارڈ ہیڈلے کو ان کے مشرف باسلام ہونے پر دلی مبارکباد دیتی ہے +

دوسرا ریزولیوشن:۔ یہ کانفرنس نہایت ادب کے ساتھ حضور عالیہ ہز ہائی نس بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالہ کی خدمت میں جناب صاحبزادہ حافظ عبید اللہ خان صاحب سی۔ ایس۔ آئی کی صاحبزادی کے انتقال پر ملال پر ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ حضور ممدوح کو اللہ جل جلالہٗ صبر عطا فرمائے +

ریزولیوشن نمبر ۳۔ گورنمنٹ عالیہ ہند نے ماہ اپریل ۱۹۱۳ء میں جو سرکلر مسلمانان ہند کی تعلیم کے متعلق جاری کیا ہے۔ اور اس میں کانفرنس کی دیرینہ معروضات پر توجہ فرما کر مسلمانوں کی تعلیمی ضرورتوں کے متعلق جو اصول قرار دیئے۔ اس کیلئے یہ کانفرنس گورنمنٹ عالیہ ہند کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے اور امید کرتی ہے۔ کہ مختلف صوبجات کی لوکل گورنمنٹیں گورنمنٹ ہند کے قرار دادہ اصول کو ملحوظ رکھ کر اپنے اپنے صوبوں میں آئندہ کی لئے پورا پورا انتظام مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق کر کے تمام مسلمانوں کو ممنون فرمائیں گی +

ریزولیوشن نمبر ۴۔ ستمبر گذشتہ میں جو مسلمانوں کا ڈیپوٹیشن ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر کے حضور میں وہاں کے مسلمانوں کی تعلیمی ضرورتوں کے متعلق حاضر ہوا۔ اور ہز ہائینس نے جو عنایت اور مہمان نوازی کا برتاؤ ڈیپوٹیشن کے ساتھ کیا۔ اس کے لئے یہ کانفرنس ہز ہائینس کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ مگر افسوس کہ جو جواب ڈیپوٹیشن کو ملا۔ وہ مایوس کن تھا +

ریزولیوشن نمبر ۵:۔ یہ کانفرنس مسٹر ایم۔ ایس فریزر صاحب بہادر ریزیڈنٹ کشمیر کا واسطے اس دلی توجہ اور ہمدردی کے جو صاحب موصوف مسلمانان کشمیر کی تعلیم اور بہبودی کے متعلق فرماتے ہیں تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے +

ریزولیوشن نمبر ۶:۔ اس کانفرنس کی رائے میں مسلمانان آسام کی تعلیمی ترقی کے لئے یہ امر نہایت ضروری اور اہم ہے۔ کہ گورنمنٹ آسام۔ مدراس۔ کلکتہ و ڈھاکہ و چٹاگانگ کے اینگلو پرشین ڈیپارٹمنٹ کے نمونہ پر سلہٹ گورنمنٹ مدرسہ میں ایسے ہی ڈیپارٹمنٹ کے اجراء میں بہت توجہ فرمائیے۔ نیز صوبہ آسام کے ہر دو ڈویژن کے واسطے ایک ایک خاص مسلمان انسپکٹر مدارس کا بغرض معائنہ تعلیم مسلمانان تقرر فرما کر مسلمانان آسام کو ممنون فرمائے +

ریزولیوشن نمبر ۷:۔ گورنمنٹ عالیہ ہند نے جو تعلیمی سرکلر ماہ اپریل ۱۹۱۳ء میں مسلمانان ہند کی تعلیم کے متعلق جاری کیا ہے اور اس کے مطابق جو کمیٹی گورنمنٹ صوبہ بمبئی نے مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق مقرر کی ہے۔ اس طرح کی دوسری کمیٹیوں کے مقرر کئے جانے کی بابت مدراس گورنمنٹ اور دوسری مقامی گورنمنٹوں سے یہ کانفرنس استدعا کرتی ہے +

اسلامی دنیا

اس سال پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک جنگ سے اگرچہ مخلصی پا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک ملکی سے نجات نہیں پائی ایران میں وزارت کے لئے آدمی نہ فوجی کمان کیلئے قابل سپاہی راستوں کی حفاظت کیلئے جو جنڈارمہ مقرر ہے اسکے لئے بلجیم و ناروے سے آدمی منگوائے جاتے ہیں مراکش میں گو پورا امن نہیں مگر یہ اسلامی سلطنت یورپ میں فرانس کی مطیع و منقاد سمجھی جاتی ہے۔ شمالی قبائل اسپین سے برسر جنگ رہے۔ دیکھئے کتنا علاقہ زیر اثر اسپین آتا ہے طرابلس کا حال علیحدہ نوٹ میں لکھ دیا ہے مصر گورنمنٹ برطانیہ کے زیر اثر ترقی کر رہا ہے مگر فرانسیسی تہذیب کا اثر اسوقت غالب ہے کہ مسلمان اسلامیت سے بہت کچھ دور ہو چکے ہیں۔ روسی مسلمانوں کی علمی و تمدنی ترقیوں کی خبریں آ رہی ہیں جو ایک مبارک بات ہے جاوا میں دو کروڑ ساٹھ لاکھ مسلمان ہیں۔ ان سے ابھی بہت کچھ امیدیں ہو سکتی ہیں افغانستان کے امیر نے سیاست ہند سے بہت نصائح حاصل کیں اور اپنی ملکی انتظام کو اعلیٰ پیمانے پر کرنے کیلئے کوشش کی ہے ایک اخبار سراج الاخبار بند روز نکلتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تعلیم کی ابتدا ہے۔ جب ناواقفیت جاتی رہے ہم بڑھ کر ہے

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّٰهِ

الاسلام

تسلی دینے والا مذہب

قرآن شریف نے اس دنیا میں آکر بہت سے مذاہب کی صداقت پر مہر ثبت کی ہے۔ اور یہی معنے ہیں۔ مصدقاً لما بین یدیہ کے اگر اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ آتے تو کس طرح استثنا ۱۸-۱۸ اسچی ٹھہر سکتی تھی۔ اس نے آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کی تصدیق کر دی۔ اور یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے۔ بلکہ خود قرآن مجید میں یہ ارشاد صریح الفاظ میں موجود ہے۔ قل ارأیتم ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ وشہد شاہد من بنی اسرائیل علی مثلہ فآمن واستکبرتم ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین۔ کہہ بتاؤ تو سہی اگر وہ اللہ کی طرف سے ہوا۔ اور تم نے اسکا انکار کر دیا اور بنی اسرائیل کے ایک بڑے عظیم الشان گواہ نے اسی مثل پر گواہی دیدی ہوئی ہے۔ پس وہ تو ایمان لا چکا ہے۔ اور تم نے اپنے تئیں بڑا سمجھا یاد رکھو اللہ ظالم مفتری کو کبھی کامیاب نہیں کریگا۔

اسیطرح حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ میرے بعد تسلی دینے والا آئیگا۔ وہ تمہیں سب کچھ سنا دیگا۔ دیکھو یہ کیا ہی سچی بات تھی۔ جو بالکل کلام نبوت تھی۔ اور ضرور تھا۔ کہ وہ پوری ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام تھا۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہنچا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق ہوگئی +

واقعی مذہب اسلام تسلی دینے والا مذہب ہے کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو تسلی بخشے۔ تمام مذاہب یاس اور ناامیدی سے پڑ ہیں کوئی مذہب ہمیں اپنے یار کے ساتھ کلام کرنے کا وعدہ نہیں دیتا سب مذاہب یہی پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اس یار سے کلام کرنے کی تمام در بند ہوگئے ہیں۔ وہ کسی سے ہمکلام نہیں ہوتا۔ وید کے حامی کہتے ہیں۔ کہ دنیا کی سرشٹی کے وقت خدا کے کلام کی ضرورت تھی۔ اور وہ ضرورت اب بالکل نہیں رہی۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ اب ضرورت نہیں جیسا کہ مادی بارش کی پہلے ضرورت ہوا کرتی تھی۔ اور اب بھی ضرورت ہے چنانچہ جس سال بارش نہیں ہوتی اس سال قحط پڑ جاتا ہے۔ اور لوگوں کو اپنی جان کے لالے پڑ جاتی ہیں۔ یہی حال روحانی بارش کا ہے کیا انسان میں دو چیزیں نہیں پائی جاتیں۔ ایک روح اور ایک جسم۔ جب ہمارے جسم کی پرورش کیلئے ضروریات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری روح کی پرورش کے سامان نہ کرے ضرور اللہ کیطرف سے ہر دو کی پرورش کے اسباب اور سامان بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہی سچ فرماتے ہیں +

وہ نادان جو کہتا ہے دربند ہی + نہ الہام ہے اور نہ پیوند ہے
نہیں عقل اس کو نہ کچھ غور ہے + اگر وید ہے یا کوئی اور ہے
یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں + خدا سے خدا کی خبر لاتے ہیں
اگر اس طرف سے نہ آوے خبر + تو ہو جائے یہ راہ زیر و زبر
طلبگار ہو جائیں اس کے تباہ + وہ مر جائیں دیکھیں اگر بند راہ
اگر وہ نہ بولے تو کیونکر کوئی + یقین کر کے جانے کہ ہے مختفی
وہ کرتا ہے خود اپنے بھگتوں کو یاد + کوئی اس کی راہ میں نہیں نامراد
مگر وید کو اس سے انکار ہے + اسی سے تو بے خیر و بیکار ہے
کرے کوئی کیا ایسے طومار کو + بلا کر دکھاوے نہ جو یار کو
وہ ویدوں کا ایشور ہے یا اک حجر + کہ بولے نہیں جیسے اک گنگ کر
تو پھر ایسے ویدوں سے حاصل ہی کیا + ذرا سوچو اے یار و بہر خدا
یہ ویدوں کا دعویٰ سنا ہے ابھی + کہ بعد ان کے ملہم نہ ہوگا کبھی
نہ جانا کہ الہام ہے کیمیا + اسی سے تو ملتا ہے گنج لقا
یہی ہے کہ نائب ہے دلدار کا + یہی ایک چشمہ ہے اسرار کا
خدا پر خدا سے یقین آتا ہے + وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے
کوئی یار سے جب لگاتا ہے دل + تو باتوں سے لذت اٹھاتا ہے دل
کہ دلدار کی بات ہی اک غذا + مگر تو ہی منکر تجھے اس سے کیا

یہود نے الہام کو قوم یہود میں ہی محدود رکھا۔ اور غلطی سے رب العالمین کے مذہب کو صرف بنی اسرائیل میں بند کر دیا۔ یہود نے اپنی قوم میں ہی الہام کو خاص کر لیا۔ واذا قیل لہم آمنوا بما انزل اللہ قالوا نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ وھو الحق مصدقا لما معہم۔ اور جب انکو کہا جاوے کہ اللہ کے اتارے ہوئے کلام پر ایمان لاؤ۔ تو کہتے ہیں۔ ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔ جو ہم پر اترا ہے۔ اور اس کے ماسوا جو کلام الٰہی دنیا میں اترا ہے۔ اس سے انکو مطلق انکار ہے۔ حالانکہ اس میں بھی وہی عظیم الشان صداقت ہے جو انکی کتابوں میں ہے۔ مسیحی مذہب نے حواریوں کے بعد الہام کو بالکل بند کر دیا ہے۔ ہر ایک مذہب نے اپنے بانی کے بعد یہی کوشش کی ہے کہ بس اب اسکے بعد خدا نعوذ باللہ گنگ کر ہو گیا ہے سن لو اے دنیا کے تمام لوگو۔ کہ اب صرف مذہب اسلام ہی ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے تعلق کرے۔ اور پیوند لگاوے۔ اور ان قوانین کے ماتحت جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمائے ہیں اور اس ضابطہ کے ماتحت جو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے کوئی مجاہدہ کرے ضرور اللہ تعالیٰ اسکی نیکی ضائع نہیں کریگا۔ وما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ واللہ علیم بالمتقین اور جو کوئی نیکی کریگا۔ اس کی ناقدری نہیں کیجاویگی۔ اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ اے لوگو! مایوس مت ہو۔ اللہ تعالیٰ اسوقت بھی تمہاری دستگیری کے لئے موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سلامتی کا مذہب بھیجا ہے۔ تمہاری سلامتی اسی میں ہے۔ کہ تم اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ بغیر اسلام کے اب کوئی مذہب روئے زمین پر نہیں ہے۔ جو تمکو یار سے ملا سکے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔ جو کوئی اسلام کے سوا اور کوئی مذہب تلاش کریگا۔ وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جاویگا۔ اور آخرکار نقصان کاروں میں سے ہوگا۔ واقعی بات ہے۔ کہ تمام مذاہب میں شرک کی ملونی ہے اور ہر مذہب میں توہم پرستی کم و بیش پائی جاتی ہے۔ اور تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی کلام سے منکر ہوگئے ہیں اسلام تمام سچائی کے پیاسوں کو باواز بلند پکار رہا ہے کہ اے تشنہ لبو ادھر آؤ یہاں تمکو آب حیات ملیگا جس سے سیر ہوگا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ دیکھو قرآن شریف صراحت کے ساتھ اس دعوی کو مدلل اور مبرہن کر کے بیان فرماتا ہے۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون لہم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الآخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذالک ھو الفوز العظیم خبردار اللہ کے دوستوں پر کوئی خوف نہیں ہے۔ نہ وہ غمگین ہونگے۔ خدا کے دوست مومن اور متقی ہوا کرتے ہیں انکو دنیا کی زندگی میں ہی بشارت ملتی ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتیں تبدیل نہیں ہونگی اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسلام میں بکثرت ایسے افراد ہر زمانے میں ہوتے رہتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے اور انسے پیوند لگاتا ہے اور دوسرے مذاہب بالکل مر گئے ہیں وہ کسی ایک فرد کو بھی اس اعلیٰ مرتبہ تک نہیں پہنچا سکے۔ اور یہی بڑی وجہ تھی کہ وہ اس سے انکاری ہوگئے ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اب اسلام کو تمام دنیا کیلئے بھیجا ہے کیونکہ دنیا کی پہلے مذاہب بے نور محض ہوگئے تھے اور انمیں ذرا بھی روشنی نہیں رہی ہر مذہب اپنے پہلے قصوں پر کفایت کر رہا ہے اور اسوقت نیا مردہ خدا انکی پیدا نشدہ محال ہوگیا ہے۔ کیا سیدھا اور بدیہی ثبوت ہے۔ مگر دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتے۔ کیا یہ کوئی کم ثبوت ہے۔ اس سے بڑھکر کوئی ثبوت ہو سکتا ہے؟ تمام مذاہب اس شجر درخت کیطرح ہوگئے ہیں اور یاد رہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ مگر انکی صحیح پہچان یہ ہے کہ انمیں مطلق پھل ہے ہی نہیں اور اسلام میں ہزاروں انسانوں نے اسکے شیریں پھل کھائے ہیں۔ اور ہاتھ کنگن کو آرسی کیا اب بھی اسلام کو تجربہ کر سکتے ہیں ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاؤکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الآخرۃ ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلا من غفور الرحیم ضرور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اسپر استقامت اختیار کر لیتے ہیں انپر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے یہ کہ خوف مت کرو اور نہ حزن کرو۔ اور بہشت کے ساتھ خوش ہو جاؤ جسکا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم دنیا کی زندگی میں ہی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی اور تمہارے لئے اس میں جو تمہارے دل چاہیں گے ملیگا۔ اور جو تم مانگو گے ملیگا۔ یہ غفور رحیم کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگی ++

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح!

ضرورت امام

اسلام نے جو اللہ تعالیٰ پیش کیا ہے اس کی صفات کا مکمل فوٹو سورۃ الحمد میں کمال بسط و ایجاز سے بیان فرمایا گیا ہے اور لطیف بات یہ ہے کہ وہ صفات الہیہ افعال الہیہ کے عین مطابق ہیں۔ کہ ایک عقلمند فہیم اس نظارہ کو دیکھ کر بالکل حیران و ششدر رہ جاتا ہے سب سے بڑی صفت اللہ تعالیٰ کی ربوبیت عامہ ہے تمام اشیا خدا تعالیٰ کی ربوبیت سے فیض پا رہی ہیں۔ اگر اس کا یہ فیض ایک ہزارویں حصہ سیکنڈ کیلئے بھی رک جاوے تو سلسلہ عالم درہم برہم ہو جائے غلطی پر ہیں وہ لوگ جو یہ مان رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اب روحانی تربیت کے سلسلہ کو مسدود کر دیا ہے حالانکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ روح اور جسم میں اتنا سخت ارتباط اور توافق ہے کہ ایک بغیر دوسرے کے ایک منٹ کیلئے بھی نہیں چل سکتا۔ رب العالمین کی صفت صاف بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کی تربیت کرتا ہے۔ خواہ وہ جسمانی ہوں یا روحانی ✤

جیسا جسمانی عالم کیلئے اللہ تعالیٰ نے بارش وغیرہ سامان مہیا کر دئیے ہیں۔ کہ وجعلنا من الماء کل شیء حی۔ پانی کے بغیر اشیاء کی طراوت اور نضارت میں سخت اختلال واقع ہو جاتا ہے ایسا ہی اگر روحانی بارش کا سلسلہ بند ہو جاوے۔ تو روحانی عالم میں یکدم پژمردگی چھا جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے روحانی بارش کو بھی بند نہیں کیا اور وقتاً فوقتاً اللہ کی طرف سے خدا کے بندے تشریف لاتے رہتے ہیں تاکہ وے اس خشکی کو دور کریں جو روحانی بارش نہ ہونے کی وجہ سے لاحق ہو چکی ہے یہی وجہ ہے کہ سچے مذہب نے الہام کے ابواب کو قفل نہیں لگایا اور جن مذاہب نے ابواب الہام الہٰی پر قفل لگا دیا ہے وہ معرفت الہٰی سے بالکل خام ہیں۔ باوجودیکہ دنیا میں تری خشکی سے بہت زیادہ ہے۔ یہاں تک کہ تین چوتھائی دنیا میں سمندر ہے۔ اور پھر خشکی میں جو کہ صرف ایک چوتھائی ہے اتنے دریا ہیں کہ حد و شمار سے باہر ہیں۔ اور پہاڑ و نہریں ندی نالے اس کے علاوہ ہیں۔ پھر اس قدر پانی کے ہوتے ہوئے دنیا میں اگر بارش ایک سال کے لئے بھی بند ہو جاوے۔ تو دنیا میں قحط کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔ پھر اس نظارہ قدرت کو ملاحظہ کرتے ہوئے لوگ سبق نہیں سیکھتے کہ بغیر بارش الہٰی کے دنیا کا کام نہیں چلتا۔ تو پھر ہم سوائے اس کے کیا کہیں کہ لوگ تغافل سے کام لیتے ہیں۔ اور ان میں احساس اور شعور نہیں پیدا ہوا۔ وکاین من آیۃ فی السموات والارض یمرون علیہا وہم عنہا معرضون۔ اور زمین و آسمان میں کتنے نشان ہیں۔ لوگ ان کے پاس سے گذرتے ہیں مگر ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ بلکہ ان سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ دنیا میں پانی کی اسقدر بہتات اور کثرت ہے پھر بھی بغیر باران الہٰی کے قحط پڑ جاتا ہے تو پھر کیسی بدقسمتی کی بات ہے کہ لوگ اس قانون الہٰی کو فراموش کر دیتے ہیں۔ اور کہدیا کرتے ہیں۔ کہ بس دنیا کے لئے صرف وید ہی کافی ہیں؟ جو کہ ویدوں کے بعد اہل فارس کو دئے گئے یہودی لوگ کہدیتے ہیں کہ صرف تورات ہی کافی ہے جو بنی اسرائیل کے لئے خدائی عہد اور قانون تھا۔ اور عیسائی صاحبان بائیبل پر ہی اکتفا کر بیٹھتے ہیں۔ اور مسلمان بھی ان کی دیکھا دیکھی اس بات کے قائل ہو گئے ہیں۔ کہ جب ہمارے پاس قرآن مجید موجود ہے اور احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ تو پھر ہمیں کسی مجدد یا امام کی کیا ضرورت ہے یہ ایسی ہی بات ہے کہ کوئی کہدے جبکہ ہمارے پاس پانی کے سمندر اور دریا اور کوئیں موجود ہیں۔ تو پھر ہمیں کسی بارش کی کیا ضرورت ہے کیا ایسا انسان عقلمند کہلا سکتا ہے۔ کلا و حاشا ✤

صاحبان جبکہ عالم جسمانی کی تربیت کے لئے سمندر۔ دریا اور کوئیں کافی نہیں ہیں۔ تو پھر کسطرح روحانی سمندر و دریا اور کوئیں کے ساتھ روحانی بارش کی ضرورت نہ ہوگی۔ اگر صرف کتب ہی کافی ہوتیں اور کسی انسان کی ضرورت نہ ہوتی۔ تو رسل کی کیا ضرورت تھی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کتاب بغیر معلم کے کبھی کوئی پڑھ نہیں سکتا۔ انسان بغیر زندہ نمونہ کے کچھ سمجھ نہیں سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ انسانوں کے لئے انسان سمجھانے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اور انھوں نے اس تعلیم پر خود چل کر ثابت کر دیا۔ کہ تعلیم الہٰی قابل عمل ہے انسانی طاقت اور وسعت سے بڑھ کر نہیں ہے۔ بے شک قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے ہوتے ہوئے کسی اور تعلیم کی ضرورت نہیں ہے مگر معلم کی تو ضرورت بہرحال رہیگی۔ مکتب حساب میں مثالیں حل کی ہوئی بھی ہیں۔ مگر پھر بھی بڑی مغلق ہوتی ہیں۔ کہ وہاں تک ہر ایک کے فہم کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ اور بغیر مدد استاد کے انسان اکیلے مستفید نہیں ہو سکتا ✤

لوگوں کا کیا حق ہے۔ کہ وہ کہیں کہ ہمیں کسی امام یا مجدد کی ضرورت نہیں ہے۔ جب کہ دنیا کے علوم کے سیکھنے کے لئے استاد سے مدد لیتے ہیں۔ اگر ان کی یہ دلیل اور وسیع کی جاوے تو پھر قرآن کے معلموں اور قاریوں اور مولویوں کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں ہم اپنے بچوں کو کسی مولوی یا قاری یا حافظ کے پاس بھیجیں۔ کہ وہ ان سے جا کر قرآن کے الفاظ پڑھیں اگر قرآن کے الفاظ سیکھنے میں انسانوں کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے تو کیا اس کے معانی سیکھنے کے لئے خدائی ماموروں کی ضرورت پیش نہیں آئیگی۔ کسی کا کیا حق ہے کہ وہ کہے کہ ہمیں کسی مجدد یا امام یا مامور من اللہ انسان کی ضرورت نہیں ہے۔ جبکہ خود قرآن شریف اور احادیث صحیحہ پکار پکار کر کہہ رہی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ضرور ضرور اپنی طرف سے ایسے بندے مبعوث فرماتا رہے گا۔ جو کہ اس کے باغ کی آبیاری کرتے رہیں گے ✤

دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تین فرائض منصبی قرآن شریف نے قرار دئے ہیں۔ لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولاً منہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان اور فضل کیا جب ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ وہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور دعاؤں سے ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور ضرور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ اگر صرف کتاب ہی کافی ہو۔ تو پھر تالی کی کیا ضرورت ہے اور معلم کی کیا ضرورت ہے۔ اور مزکی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ قرآن شریف کے عین نزول کے وقت تالی معلم اور مزکی کی ضرورت تھی۔ تو پھر اب اس قدر مرور زمانہ کے بعد کیوں ان کی ضرورت نہیں رہیگی۔ اگر عام مولوی تالی کا کام دے سکتے ہیں۔ تو پھر مزکی اور معلم کون بنے۔ مزکی اور معلم بننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آئمہ اور خلفاء اور مامورین من اللہ کا وجود باجود قائم فرمایا ہے۔ اور ائمہ اور خلفاء کے کام بھی قرآن شریف میں ذکر فرما دئے ہیں۔ وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون۔ امام اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ لوگوں کو ہدایت کرتے ہیں۔ اور مخالفت میں صبر اور استقلال سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کو آیات الہٰی کے ساتھ کامل یقین ہوتا ہے۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا

مومنوں میں سے اللہ خلیفے بناتا رہے گا۔ ان کے ذریعہ سے دین اسلام کی تمکین کریگا۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ وہ عبادت الہٰیہ کرینگے۔ اور اس کے ساتھ کسیکو شریک نہیں کرینگے کیا اب یہ ظلم صریح نہیں کہ اب کسی مجدد یا امام یا خلیفہ کی ضرورت نہیں ہے حالانکہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ خلیفہ بناتا رہیگا✤ جبکہ قانون قدرت جو خدائی فعل ہے۔ صاف بتا رہا ہے۔ کہ باران الہٰی کی ہر زمانہ میں ضرورت ہے۔ جبکہ قرآن مجید جو خدائی قول ہے۔ صاف بتا رہا ہے کہ اللہ کی طرف سے خلیفہ آیا کرے گا تو کس مسلمان کا گروہ ہے کہ وہ جسارت اور جرأت سے کہے۔ کہ اب ہمیں کسی امام کی ضرورت نہیں ہے کافی ہے ماننے کو اگر اہل کوئی ہے ✤ ✤ ✤ ✤

امر بالمعروف

اتفاق

تمام کارخانہ عالم اتفاق کی برکت سے چل رہا ہے۔ ذرہ ذرہ میں ارتباط اور اتحاد ہے اگر یہ نہ ہوتا تو کوئی مکان نہ بن سکتا۔ کوئی دنیا کی چیز اپنے کمال کو حاصل نہ کر سکتی۔ اتفاق ایک زبردست قوت ہے۔ اسکے مقابل میں افتراق پراگندگی ضعف اور اختلال ہے اتفاق موافقت اور توافق سے پیدا ہوتا ہے انسان متمدن حیوان ہے۔ یہ خود بخود تمام امور کو سرانجام نہیں دے سکتا۔ صرف ایک ہی ذات ہے جسکو غنا ذاتی حاصل ہے اور تمام لوگ اسکے محتاج اور مفتقر ہیں۔ یاایہا الناس انتم الفقراء الی اللّٰہ واللّٰہ ھو الغنی الحمید۔ اے لوگو تم سب اللّٰہ کے محتاج ہو۔ اور اللّٰہ ہی غنی اور حمید ہے انسان کی فردی کوشش کوئی معتدبہ نتیجہ نہیں پیدا کر سکتی۔ دیکھتے نہیں کہ سوت کے ایک تار کے توڑنے میں کسی بڑی طاقت کی ضرورت نہیں مگر جب ایک بڑی تعداد میں تاریں ملا دیجائیں تب ایک مضبوط رسی بن جاتی ہے۔ اس کو توڑنا ایک معمولی آدمی کا کام نہیں تو کیونکہ وہ دھاگے جماعت ہیں ید اللّٰہ علی الجماعۃ تو اس کو توڑنے کے لئے بھی طاقت اور قوت درکار ہوتی ہے۔ دوستو قرآن تمہیں حبل اللّٰہ کے طور پر دیا گیا ہے۔ اس کو مضبوط پکڑ لو دیکھو اس حبل اللّٰہ کے کتنے دشمن ہیں حبل اللّٰہ کے قائل صرف دنیا بھر میں بیس کروڑ زیادہ سے زیادہ ملتے گئے ہیں۔ انمیں سے شاید اس حبل اللّٰہ سے خبر رکھتے ہونگے۔ اور اسکے اوامر اور نواہی پر چلنے والے تو بہت ہی اقل قلیل تعداد میں نکلینگے۔ اسوقت اللّٰہ تعالےٰ کے محض فضل و کرم سے ہم میں اسکے رسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے انھوں نے اس حبل اللّٰہ کے اعتصام کیلئے ایک جان نثار جماعت طیار کی تمام دنیا بھر کے مقابلہ میں چار پانچ لاکھ کی حیثیت ہی کیا ہے مگر تم یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تمہاری کامیابی اور فتح باہم اتفاق میں ہے۔ رسول کریمؐ فرماتے ہیں اگر دنیا میں بارہ ہزار مسلمان یکدل اور یکزبان ہو جاویں اور متفق اور متحد ہو جاویں تو وہ تمام دنیا کی فتح کیلئے کافی ہیں اگر چار پانچ لاکھ اتفاق کلی کر لیں تو یقیناً سمجھو کہ فتح کا سہرا تمہارے سر ہی بندھیگا۔ اٹھو کھڑے ہو جاؤ بیدار ہو تم تو وہ لوگ ہو کہ اسلام نے تمہیں ہر بات پر عمل کرنے اور اتفاق کیطرف بہت ہی توجہ دلائی ہے تمہارا خدا ایک ہے تم ایک ہی نبی کی امت ہو تمہاری کتاب ایک ہے تمہارا امام ایک ہے۔ تم اس آخری زمانے میں ایک ہی جماعت ہو تم نماز میں باہم ایک صف میں اکٹھے کھڑے ہوتے ہو۔ اسوقت باہم ایکدوسرے کے ساتھ مل جایا کرو رسول کریمؐ فرماتے ہیں۔ کہ پاؤں کو پاؤں سے ملاؤ۔ اور کندھے کو کندھے سے ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ تمہارا قبلہ دیکھو ایک ہے۔ تمہارا رمضان ایک ہے غرضکہ اسلام کی تعلیم سراسر اتفاق کیطرف دعوت کرتی ہے افسوس ہے ان لوگوں پر جو اتفاق میں رخنہ ڈالتے ہیں دنیاوی امور میں عقائد فہم میں شکل و شباہت میں تبدیل ہو دل میں انسان انسان سے جدا ہے کسی کو کسی سے مشابہت نہیں اتنے اختلافات کثیرہ کیساتھ تم دین کیوجہ اختلاف کرتے ہو اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ دین کو قائم کرو اور اسمیں تفرقہ مت کرو ✦ ✦

اخوت

اس روشنی کے زمانے میں برادرہڈ (اخوت) کو بہت ہی اچھا سمجھا جاتا ہے دنیا میں اگر کسی سماوی کتاب نے سب سے اس زریں اصل کو قائم کیا ہے تو وہ قرآن مجید ہے۔ انما المؤمنون اخوۃ قرآن شریف کی تعلیم ہے اس عظیم الشان انسان نے جس کا خلق قرآن تھا۔ چھوٹے پیمانے میں بھی اس پر عمل کرا کے لوگوں کو اخوت کا سبق دیا ہے۔ آپ نے انصار اور مہاجرین کو باہم بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ ایک ایک انصاری اور ایک ایک مہاجر ایکدوسرے کے بھائی بنائے گئے تھے۔ ایک انصاری کی مواخات میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی آئے تھے۔ اس نے حضرت عبدالرحمٰن رضؓ کو کہا کہ میں ایک مالدار آدمی ہوں۔ آؤ ہم باہم مال کو نصف نصف کر لیں۔ اور میرے پاس دو بیویاں ہیں۔ ایک کو تو پسند کر لے میں اس کو طلاق دیدونگا تو اس کے بعد اس سے نکاح کر لینا۔ دیکھو برادر ہڈ (اخوت) اسے کہتے ہیں۔ صرف خشک لفظوں سے خوش ہونا اچھا نہیں جبتک الفاظ عمل کی تصدیق سے مصدق نہ ہو جائیں۔ سچی اخوت صرف اسلام میں ہی ممکن ہے۔ یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ اپنے لئے جو پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کیلئے پسند کرے۔ کون پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کو دہوکہ دے اسے بھی نہیں چاہئے کہ یہ کبھی دہوکہ دے۔ کون نہیں پسند کرتا کہ اسکے گناہ بخش دئے جاویں؟ اسے بھی چاہئے۔ کہ یہ بھی اپنے قصوروار کے گناہ بخشے۔ کون پسند نہیں کرتا۔ کہ لوگ اس سے اچھی طرح معاملہ کریں۔ تو اسے بھی چاہئے۔ کہ وہ کسی سے بدمعاملگی نہ کرے دیکھو سچی اخوت صرف اسلام میں ہی ہے۔ اور تمام اہل مذاہب اس قیمتی موتی سے محروم ہیں۔ تحسبھم جمیعا وقلوبھم شتی ذالک بانھم قوم لا یعقلون تو ان کو اکٹھے سمجھتا ہے۔ اور انکے دل مختلف اور پراگندہ ہیں یہ اسلئے ہے کہ وہ بد بوئی سے باز نہیں آتے اسلام کے ذریعہ سے اخوت دنیا میں قائم ہوئی اور جبتک اسلامیوں نے اس زریں اصل پر عمل کیا وہ دنیا کیلئے رہبر اور نور تھے اور جب وہ اغراض اور اشتغال میں پڑتے گئے۔ اور اخوت کے منشاء اور مقصد کو ترک کرتے گئے وہ پھر ان اعراب کی طرح ہوتے گئے جو زمانہ اسلام سے پہلے تھے۔ دوستو اب دوبارہ اسلامی اخوت کو زندہ کیا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں سے نکال نکالکر تمہیں اخوت کے پیوند میں جوڑا گیا ہے اس اخوت کی قدر کرو اور خدا کے حضور شکر کے سجدے بجا لاؤ کہ اسنے تمہیں ایسا زمانہ دیا۔ کہ جو صحابہ کے زمانہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ زمانہ اسلام میں مختلف قبائل اور عشائر میں سے ایک قوم مسلمان پیدا ہو گئی اسیطرح سے اسلامی فرقوں میں سے ایک احمدی جماعت قائم ہوئی تم کوشش کرو کہ تمہاری اخوت صحابہ رضؓ کی سی ہو اشداء علی الکفار رحماء بینھم انکی صفت میں وارد ہوا ہے تمپر کسی غیر احمدی کا ہرگز اثر نہیں ہونا چاہئے اور تم باہم احمدی ایکدوسرے سے متاثر ہوا کرو یاایہا الذین آمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یألونکم خبالا اے ایمان والو اپنے اغیار سے گہرا تعلق مت لگاؤ وہ تمہارے بگاڑ میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے ✦ ✦

اصلاح ذات البین

اتفاق کے بغیر کوئی برکت اور خیر نہیں ملسکتی اور اخوت کے بغیر اتفاق قائم نہیں رہ سکتا۔ اور اخوت میں رخنہ ڈالنے والی اشیاء آپس میں بگاڑ ہوا کرتے ہیں۔ اس بات کو کون تسلیم نہیں کرتا۔ کہ انسانوں میں باہم اختلافات کثیرہ پائے جاتے ہیں۔ اختلاف السنہ اور اختلاف الوان تو خود قرآن شریف میں مذکور ہے خورد و نوش میں بھی بڑا تباین واقع ہے۔ امزجہ مختلف ہیں۔ طبائع متباین ہیں عادات میں سخت تفرقہ ہے ایک قوم کے افراد میں بہت کچھ اختلاف اور تباین کے اسباب موجود ہوتے ہیں۔ اسیطرح ہر قوم دوسری قوم سے مختلف ہوتی ہے اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اس نے تمام اقوام کو اپنے حلقہ میں لیا ہے اس کے دروازے ہر سرخ و سپید اسود و احمر کیلئے کھلے ہیں من شاء فلیؤمن جو چاہے ایمان لائے اسلام کسی خاص قوم کیلئے نہیں تمام جہان کی تمام اقوام کیلئے ہے اب تم خیال کر سکتے ہو کہ ایک قوم کے افراد میں بگاڑ پیدا ہونے کے بہت سے اسباب موجود ہوتے ہیں چہ جائیکہ مختلف اقوام کے مختلف افراد جہاں جمع ہونگے۔ کیا وہاں اختلافات کی کیفیت اور کمیت بہت نہیں بڑھ جائیگی ان اختلافات کثیرہ کے اسباب کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام نے اصلاح ذات البین کا زریں اصل اپنے حلقہ بگوشوں کو دیا تاکہ افساد کی اصلاح وقتاً فوقتاً ہوتی رہا کرے اور کسی قسم کا حرج واقعہ ہونے پائے۔ اسلئے اس نے تاکیدی حکم صادر فرمایا۔ فاتقوا اللّٰہ واصلحوا ذات بینکم واطیعوا اللّٰہ ورسولہ ان کنتم مؤمنین۔ اللّٰہ سے ڈرو۔ جب تمام مومن اللّٰہ کے ڈر کو مطمح نظر رکھیں گے تو انشاء اللّٰہ فساد بہت ہی کم پیدا ہوگا۔ اور آپس کے بگاڑ اور اختلاف کی اصلاح کرتے رہا کرو۔ اور اللّٰہ کی اطاعت کرو۔ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اگر تم مومن ہو۔ سورۃ حجرات میں تمام موانع اللّٰہ تعالیٰ نے بیان فرما دئے ہیں جو اخوت کیلئے سد راہ ہو سکتے ہیں۔ ان پر کاربند ہونا اصلاح ذات البین کے زریں اصل پر عمل کرنا ہے کیونکہ پھر باہم تصادم ہی نہیں ہوگا اسلئے میں انکو یہاں مختصراً بیان کر دیتا ہوں۔ تاکہ عمل کرنے کیلئے سہولت ہو جائے۔ کوئی کسی سے ہنسی ٹھٹھا اور تمسخر نہ کرے۔ مرد مرد سے اور نہ عورت عورت سے اور کسی پر کوئی نکتہ چینی نہ کرے۔ اور چڑانے کیلئے برے نام نہ رکھیں بدظنی کے مواقع سے اجتناب اور احتراز کیا جاوے۔ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ بدظنی سے بچو بدظنی سب سے بڑا جھوٹ ہے تجسس نہ کیا جاوے۔ اور کسی کی غیبت نہ کیجاوے۔ غیبت کرنے والے مردے بھائی کا گوشت کھاتے ہیں اس فعل قبیح کو مکروہ سمجھو۔ کسی کی بڑائی اس کے تقویٰ پر موقوف اور منحصر ہے۔ یہ چھ بڑے مہلکات ہیں جو اخوت کو بالکل تباہ کر دیتے ہیں احمدیو ان مہلکات سے توبہ کرو اور کبھی بھی ان کا ارتکاب کر کے اصلاح ذات البین کرنا تمہارا فرض ہے ورنہ وہ اصل مقصد جسکے لئے تمہارا امام مبعوث ہوا مفقود ہو جائیگا۔ تو اسکے مقصد کے اتمام اور اکمال میں کوشش اور سعی کرو۔ وقت تھوڑا ہے۔ توبہ کر لو۔ ورنہ پیچھے پچھتانا کام نہیں دے گا ✦ ✦ ✦ ✦

تاریخ اسلام

سیرت النبی

طہارت النفس - احتیاط

آنحضرت کی دعا

جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر معاملہ میں نہایت حزم اور احتیاط سے کام لیتے تھے۔ اب میں ایک حدیث نقل کر کے بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آپ دعاؤں میں بھی نہایت محتاط تھے۔ اور کبھی ایسی دعا نہ فرماتے جو یکطرفہ ہو۔ بلکہ ایسی ہی دعا فرماتے جس میں تمام پہلو مد نظر رکھے جائیں۔ جیسا کہ حضرت انس رض سے روایت ہے کہ کان اکثر دعا النبی صلے اللہ علیہ وسلم اللھم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ یعنی نبی کریم صلعم اکثر اوقات یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ ہمیں اس دنیا میں بھی نیکی اور بھلائی دے اور آخرۃ میں بھی نیکی اور بھلائی عنایت فرما۔ اور عذاب نار سے ہمیں محفوظ رکھ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی آپکی اس دعا کا ذکر فرمایا ہے۔ فمن الناس من یقول ربنا آتنا فی الدنیا وما لہ فی الآخرۃ من خلاق ٥ ومنھم من یقول ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ یعنی لوگوں میں سے کچھ تو ایسے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتے ہیں۔ کہ الہٰی اس دنیا کا مال ہمیں مل جائے۔ اور ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں۔ اے رب اس دنیا کی بھلائی بھی ہمیں پہنچا اور آخرت کی نیکی بھی ہمیں پہنچا۔ اور آگ کے عذاب سے ہمیں محفوظ رکھ۔

اب اس دعا پر غور کرنے سے پتہ لگ سکتا ہے کہ آپ کسقدر احتیاط سے کام فرماتے تھے۔ عام طور پر انسان کا قاعدہ ہے کہ جو مصیبت پڑی ہوئی ہو۔ اسی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے تمام امور کو اپنے ذہن سے نکال دیتا ہے۔ اور ایک ہی طرف کا ہو رہتا ہے۔ اور اسوجہ سے اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ حق و حکمت کی شاہراہ سے بھٹک کر کہیں کے کہیں نکل جاتے ہیں۔ اور سچائی سے محروم ہو جاتے ہیں لیکن آنحضرت صلعم ایسے کامل انسان تھے۔ کہ آپ مصائب سے گھبرا کر ایک ہی طرف متوجہ نہ ہو جاتے تھے۔ بلکہ ہر وقت کل ضروریات پر آپکی نظر رہتی تھی اور اس دعا سے ہی آپکے اس کمال پر کافی روشنی پڑ جاتی ہے کیونکہ آپ صرف دنیا کی مصائب اور مشکلات کو مد نظر نہ رکھتے تھے۔ بلکہ جب دنیاوی مشکلات کے حل کرنے کیلئے اپنے مولا سے فریاد کرتے تو ساتھ ہی مابعد الموت کی جو ضروریات ہیں انکے لئے بھی امداد طلب فرماتے اور جب قیامت کے دل ہلا دینیوالے نظاروں کو اپنی آنکھوں کے سامنے لا کر خدا تعالیٰ کی نصرت کیلئے درخواست فرماتے تو ساتھ ہی اس دنیا کی مشکلات کے دور کرنے کیلئے بھی جو مزرعہ آخرت ہے۔ التجا فرماتے۔ اور کسی مشکل یا تکلیف کو حقیر نہ جانتے۔ بلکہ نہایت احتیاط سے دنیاوی اور دینی ترقیوں کے لئے بغیر کسی ایک کی طرف سے غافل ہونے کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہتے۔

علاوہ ازیں اس دعا سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی دعاؤں کے الفاظ میں بھی نہایت احتیاط برتتے تھے۔ کیونکہ آپ نے یہ دعا نہیں فرمائی۔ کہ یا الہٰی ہمیں دین اور دنیا دے بلکہ یہ دعا فرمائی ہے کہ الہٰی ہمیں دین اور دنیا کی بہتری عنایت فرما۔ کیونکہ بعض دفعہ دنیا تو ملتی ہے مگر وہ بجائے فائدہ کے نقصان رسان ہو جاتی ہے اسی طرح دین بھی بعض لوگوں کو ملتا ہے۔ مگر وہ اس کے ملنے کے باوجود کچھ سکھ نہیں پاتے اس لئے آپ نے دعا میں یہ الفاظ بڑھا دیئے کہ الہٰی دنیا کی بہتری ہمیں دے یعنی دنیا کے جس حصہ میں بہتری ہو ہمیں وہ ملے ایسا کوئی حصہ دنیا ہمیں نہ ملے جسکے ملنے سے بجائے فائدہ کے نقصان ہو اور آخرت میں بھی ہمیں بھلائی ملے نہ کہ کسی قسم کی برائی کے ہم حقدار ہوں۔

کسی کی درخواست پر کام سپرد نہ فرماتے

لوگوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ امراء سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہزاروں قسم کی تدابیر سے کام لیتے ہیں۔ اور جب انکے مزاج میں دخل پیدا ہو جاتا ہے تو اپنی منہ مانگی مرادیں پاتے ہیں۔ اور جو کہتے ہیں وہ امراء مان لیتے ہیں مگر آنحضرت صلعم ایسے محتاط تھے۔ کہ آپکے دربار میں بالکل یہ بات نہ چل سکتی تھی۔ آپ کبھی کسی کے کہنے میں نہ آتے تھے۔ اور آپکے حضور میں باتیں بنا کر اور آپکو خوش کر کے یا خوشامد سے یا سفارش سے کام نہ چل سکتا تھا۔ آپ کا طریق عمل یہ تھا۔ کہ آپ تمام عہدوں پر ایسے ہی آدمیوں کو مقرر فرماتے تھے جنکو انکے لائق سمجھتے تھے۔ کیونکہ بصورت دیگر خطرہ ہو سکتا ہے۔ کہ رعایا یا حکومت کو نقصان پہنچے۔ یا خود عمال کا ہی دین خراب ہو۔ پس کبھی کسی عہدہ پر سفارش یا درخواست سے کسیکا تقرر نہ ہوتا تھا اور وہ نظارے جو دنیاوی بادشاہوں کے درباروں میں نظر آتے ہیں دربار نبوت میں بالکل معدوم تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں اقبلت الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ومعی رجلان من الاشعریین فقلت ما علمت انھما یطلبان العمل فقال لن او لا نستعمل علیٰ عملنا من ارادہ یعنی میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میرے ساتھ اشعری قبیلہ کے دو اور آدمی بھی تھے ان دونوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں کوئی ملازمت دی جائے اسپر میں نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ مجھے علم نہ تھا کہ یہ کوئی ملازمت چاہتے ہیں آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہم اسے جو خود خواہش کرے اپنے اعمال میں ہرگز نہیں مقرر کریں گے۔ یا فرمایا کہ نہیں مقرر کریں گے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب سرور کائنات کو بنی نوع انسان کی بہتری کا کتنا خیال تھا۔ اللہ اللہ یا تو یہ زمانہ ہے کہ حکومتوں کے بڑے سے بڑے عہدہ خود درخواست کرنے پر ملتے ہیں یا آپکی احتیاط تھی کہ درخواست کرنے والے کو کوئی عہدہ ہی نہیں دیتے تھے۔

درحقیقت اگر غور کیا جائے۔ تو ایک شخص جب کسی عہدہ کی خود درخواست کرتا ہے۔ تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس کی کوئی غرض ہے۔ اور کچھ تعجب نہیں۔ کہ اس عہدہ پر قائم ہو کر وہ لوگوں کو دکھ دے اور ان کے اموال پر دست اندازی کرے مگر جس شخص کو اس کی درخواست کے بغیر کسی عہدہ پر مامور کیا جائے۔ تو اس سے بہت کچھ امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ عدل و انصاف سے کام لیگا۔ اور لوگوں کے حقوق کو تلف نہ کریگا۔ کیونکہ اسے اس عہدہ کی خواہش ہی نہ تھی۔ بلکہ خود بخود اسے سپرد کیا گیا ہے۔

دوسرے یہ بھی بات ہے۔ کہ جب حاکم یہ فیصلہ کر دے کہ جو شخص خود کسی عہدہ کی درخواست کرے یا کسی سے سفارش کروائے اسے کوئی عہدہ دینا ہی نہیں۔ تو اس سے یہ بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے جائز و ناجائز وسائل سے حکام کے مزاج میں دخل پیدا کرنیکا بالکل سد باب ہو جاتا ہے۔ اور خوشامد بند ہو جاتی ہے کیونکہ حکام سے رسوخ پیدا کرنے یا انکی جھوٹی خوشامد کرنے سے یہی غرض ہوتی ہے کہ کچھ نفع حاصل کیا جائے۔ پس جب حاکم یہ فیصلہ کر دے۔ کہ جو خود درخواست کرے گا۔ اسے کسی عہدہ پر مامور نہ کیا جائیگا تو ان تمام باتوں کا سد باب ہو جاتا ہے۔ اور گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نفس پاک ان عیبوں سے بالکل پاک تھا۔ کہ آپ کی نسبت یہ خیال کیا جاسکے۔ کہ آپ کسی کی بات میں آجائیں گے مگر آپ نے اس طریق عمل سے مسلمانوں کے لئے ایک نہایت شاندار سڑک تیار کر دی ہے۔ جس پر چل کر وہ حکومت کی بہت سی خرابیوں سے بچ سکتے ہیں۔

مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ دوسری قوموں کی نسبت مسلمان حکومتوں میں ہی حکام کے منہ چڑھ کر لوگ بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور سفارشوں سے جو کام نکلتے ہیں۔ وہ لیاقت سے نہیں نکلتے۔ اگر مسلمان حکام اس طرف غور کرتے۔ تو آج اسلامی حکومتوں کا وہ حال نہ ہوتا۔ جو ہے۔ اور پھر آنحضرت جن لوگوں کی نسبت یہ احتیاط برتتے تھے۔ ویسے لوگ بھی تو آجکل نہیں صحابہ تو وہ تھے۔ کہ جنھوں نے خدا کی راہ میں اپنے اموال اور جانیں بھی لڑوا دیں۔ وہ دوسروں کے اموال کی طرف کب نظر اٹھا کر دیکھ سکتے تھے۔ مگر آجکل تو دوسروں کے اموال کو شیر مادر سمجھا جاتا ہے۔ پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے پاکباز لوگوں کی نسبت بھی ایسی احتیاط برتتے تھے۔ تو آجکل کے زمانہ کے لوگوں کی نسبت تو اس سے بہت زیادہ احتیاط کی جانی چاہیئے۔

تادیب النساء

(۱) باغیرت بی بی بنو!

کیا ہی اعلیٰ اور عمدہ وصف ہے۔ کہ نوع انسان اور خاص کر عورت ذات باحیا باغیرت ہو۔ اور پھر غیرت بھی نیک باتوں میں ہونی چاہئے۔ یعنی بدعادتیں یکدم دور ہو جائیں۔ یہ نہیں کہ کسی ضد کے باعث دل میں جو ایک نیت باندھ لی۔ اور اس کا نام غیرت رکھ لیا۔ یا اپنی بڑائی یا تکبّر کا نام غیرت رکھ لیا۔ بلکہ یہ بھی ایک باریک بات ہے۔ اور بہت ہی ہوشیار دانشمند آدمی ایسے سمجھ سکتا ہے۔ کہ غیرت اور غلط راہ تکبّر میں کیا فرق ہے۔ دیکھو مثلاً ایک شخص نے اپنے متعلق کوئی ایسی بات سنی۔ کہ جو اس کی شان کے قابل نہ تھی۔ تو وہ غیرت سے یا تو جامہ سے باہر ہو گیا اور آناً فاناً شتاب جو جاتا۔ بول اٹھا۔ چنانچہ میں نے ایک اعلیٰ درجہ کے عظیم الشان دنیاوی شخص کی نسبت سنا ہے۔ کہ اس نے اپنی لڑکی کی نسبت کوئی بُری خبر سنی۔ اور فوراً ہیرے کی انگوٹھی چاٹ ہلاک ہو گیا۔ خود کشی کر لی۔ اور اپنے آپ کو جہنم داخل کیا۔ یا ایسی غیرت بھی نہ کرے۔ کہ جیسے کہتے ہیں۔ کوئی روٹھی رانی مشہور ہے۔ کہ تمام عمر اپنے جائز شوہر سے کلام چھوڑ دیا۔ ایک قصور اس کا دیکھ کر۔ یہ بھی غلط راہ ہے۔ دیگر کہتے ہیں شرافت محل نام بادشاہ بہادر شاہ کی بیگم تھیں بے شک وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھیں۔ خدا پرست بھی مشہور تھیں۔ مگر بادشاہ کی ولیعہدی کے زمانہ میں اس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ بادشاہت ملنے پر مسند نشینی اس کو ملے گی۔ مگر شاہ نے وعدہ ایفا نہیں کیا۔ اس لئے بیگم صاحبہ نے تمام عمر کنارہ کشی اختیار کی اور تمام تعلق چھوڑ دئے۔ یہ تو میرے خیال میں غلطی ہے۔ غیرت کو اگر باریک عقل میں لیا جاوے تو زہے نصیب انسان ایک اعلیٰ ہستی میں ہو جاتا ہے۔ مگر وہ غیرت گناہوں سے۔ بدیوں سے۔ بُری مجلسوں سے۔ رذیل لوگوں۔ گندے شہروں۔ گلوں شکووں وغیرہ جات سے ہو۔ بے دینوں کے پاس بیٹھنے سے غیرت ہو تو بات بھی ہے۔ اللہ سمجھ عطا فرماوے ❊ ❊

(۲) کیا عورت نازک مزاج ہے؟

کہتے ہیں عورت بہت نازک بنی ہے۔ اور اس کی خلقت ہی بہت نازک بنائی گئی ہے۔ بیشک ایک حد تک یہ بات سچ ہے مگر نازک چیز میں چونکہ نفاست بھی ضرور ہونی چاہئے۔ اس لئے ہماری بہنیں نفیس بھی بنیں۔ تو اصل معنے کے مصداق ہوں۔ نہ کہ اپنی نزاکت کو باعث مصیبت کر لیں۔ نازک مزاج یہ نہیں کہ کسی کی بات برداشت نہ کر سکیں۔ اور دوسری کو جب تک دس نہ سنا لیں۔ بس آرام ہی نہ آوے۔ اور پھر بہانہ یہ کہ بھئی ہم تو نازک مزاج ہیں۔ کسی کی بات کی تاب...... برداشت نہیں۔ ایک تو عورتوں میں اکثر یہ عیب دیکھا ہے۔ کہ وہ بات ٹیڑھی سمجھتی ہیں۔ سیدھی کریں تو بھی اسے خواہ مخواہ کچھ کا کچھ بنا لیا۔ بات یہ ہے کہ علم تو ہوتا نہیں۔ باریک بات سمجھنے کا مادہ نہیں۔ سیدھی بات بھی مطابق فہم بنا لی اور پھر بات کا بتنگڑ بنا لیا۔ اور خدا تعالیٰ کی جناب سے فصاحت تو اس کے گھر کی لونڈی ہوتی ہی ہے۔ (علم ہو تو اچھی جگہ استعمال کر لیں۔) سو اپنی طلاقت لسانی سے کچھ کا کچھ دوسرے کے کانوں تک پہنچا دیا۔ اور ایک طوفان وہم کھڑا کر لیا۔ سو یہ نزاکت نہیں۔ یہ تو ایک مفسدہ پردازی ہے۔ اور طوفان حشر کہ جس سے ہر کسی کو ڈرنا لازم۔ یہ اپنی اپنی طبیعت ہوتی ہے۔ کہ صبر تحمّل والی بعض طبیعتیں ہوتی ہیں۔ بعض آتش کا پرکالہ۔ سو میں تو غلط سمجھتی ہوں۔ کہ نازک مزاج شاہاں تاب سخن ندارد۔ یہ نزاکت نہیں۔ یہ تو غضب کا شعلہ نار ہے۔ کہ ذرا سی کسی نے بات منہ سے نکالی آگے سے ہزار دو ہزار باتیں سنا دیں۔ سو میرا خیال ہے۔ کہ ایسے پھول گرانے سے انسان خاموش رہے۔ تو بہتر بات ہے نہ کہ اپنے آپ کو بڑا بنانے کے لئے دوسرے کا دل دکھائے۔ خداوند کریم ہماری بہنوں کو ایسی نزاکتوں سے بچاوے۔ اور تحمّل اور حلم و صبر کی عادت ڈالے۔ آمین

(سکینۃ النساء از قادیان)

تجارت اور افلاس

تجارت کی بناء اعتبار پر ہے

دولتمند اور تاجر اقوام کے تجارب سے ثابت ہے کہ وہ محور جس پر اقتصادی زندگی گردش کرتی ہے۔ وہ افراد مختلف کے مابین کامل اعتبار کا نام ہوا کرتا ہے۔ جنکو زمانہ کی ضروریات باہمی معاملات کے لئے مجبور کیا کرتی ہیں۔ اور اس کی بین دلیل اور حجت قاطعہ ہمارے پاس یہ ہے۔ کہ ہم ہر روز یہ بات محسوس اور مشہود کر رہے ہیں۔ کہ جس ملک کے اہالی میں زیادہ تر اعتبار ہوتا ہے وہیں اقتصادی معاملات بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اور وہاں متعاملین کے قلوب بھی مطمئن رہتے ہیں اور اسکے برعکس ہم ان ملکوں کی حالت بڑی ابتر اور افلاس سے پُر پاتے ہیں۔ جہاں کے لوگوں میں اعتبار بالکل نہیں ہوتا +

ملک شام کی حالت اقتصادی گذشتہ اور موجودہ دس سال

گذرتے ہیں۔ جب کہ ملک شام ان بلاد میں شامل تھا۔ جنکو تجارت سے انس ہوتا ہے۔ اور اجنبی ممالک کے تجار اس کے تجار سے بڑا رابطہ اور رشتہ رکھتے تھے۔ جبکہ وہ ان میں رہے اور انھوں نے ان کی حسن امانت اور استقامت کو بنظر خود ملاحظہ کیا۔ اس زمانہ سے پہلے کسی یورپی اور نہ غیر کے خیال میں آتا تھا۔ کہ شام اس چیز کے نفاذ سے تاخر اور لیت و لعل کرتا ہے۔ جبکے نفاذ کا وہ عہد کر دیتا تھا۔ یا اس کے دینے میں کوتاہی کرتا ہے۔ جو کہ اس پر واجب ہُوا کرتا تھا۔ یا کسی بات میں پس و پیش کرتا ہے جبکہ اس کے پاس تصریف کے لئے مال رکھا جاتا تھا۔ یا اس کے پاس امانت رکھی جاتی تھی۔ یہ اعتبار بہت زمانے تک ان لوگوں کے دلوں میں راسخ رہا۔ اسوقت تجارت لوگوں کے ایک خاص گروہ میں محدود تھی۔ ان کے اخلاق کی صفائی اور احوال کی استقامت خاص و عام کو معلوم تھی۔ یہانتک کہ ایسا وقت آگیا۔ کہ میدان تجارت میں بہت سے مرد آنکلے۔ جو کہ مال کے متعلق بہت کم اعتبار اور وثوق کئے جاتے تھے۔ وہ اس وسیع میدان اقتصادی میں نامراد اور ناکام رہے۔ جس کا یہ نتیجہ لازمی ہُوا۔ کہ کام سست پڑ گیا۔ اعتبار کمزور ہو گیا اور تجارت حالت اضطراب میں ہو گئی۔ اور سچی بات یہ ہے۔ کہ تجار نے ظاہر کر دیا ہے کہ اس میدان میں کوئی ثابت نہیں رہ سکتا مگر وہ جسکے پاس بکثرت مال ہو۔ اور وہ کریم النفس اور اخلاق فاضلہ سے متحلی ہو۔ اور اس کے چال چلن میں کوئی کھوٹ حیلہ سازی مکر و فریب اور جعل سازی وغیرہ ہرگز نہ ہو +

اور اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ اخلاق میں جب خست اور کمینگی آگھستی ہے پھر وہ عمر بھر پیچھے نہیں ہٹتی۔ بلکہ دوسری عادت بن جاتی ہے۔ اور اس کا بدنتیجہ صرف ایک ہی فرد پر نہیں رہتا۔ بلکہ دوسرے پر بھی جا پڑتا ہے۔ اور خصوصاً ایسے ملک میں جہاں کہ اعتبار مفقود ہوتا ہے۔ اور حکومت بھی اس سے قاصر ہوتی ہے +

ہاں شامی تجار کا عموماً اور بیرونی تجار کا خصوصاً اعتبار بہت کم ہو گیا ہے۔ اور ان کی ساری فضیلت اور بزرگی مفقود ہو گئی ہے۔ اور یہ صرف ان لوگوں کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔ جنھوں نے معاملات میں ذمہ داری اور شرافت کو مدنظر نہ رکھا جسکا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ نیک و بد اور طالح صالح میں مطلق تمیز نہ رہی۔ اور اہل یورپ کا اعتبار شامیوں کے متعلق متزلزل ہو گیا۔ اور وہ اب تجارت کو بڑے پیمانے پر ان کے ساتھ نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ اس میں امانت استقامت اور اعتدال ضروری شرائط ہیں۔ جب کہ قوم کے ایک فرد کے ساتھ اعتبار قائم نہ رہا۔ تو اس کے امثال اور اقران کے ساتھ کب قائم رہ سکتا ہے۔ کیونکہ اقوام کا قوام اور قیام افراد کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ اس کے شفا کی امید کمزور ہو گئی ہے اور اس کے بحال ہونے میں بڑا طویل وقت چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپی لوگ آج تک بڑے تجار کو اپنا نقد اور اعتبار کرنے میں تردد کرتے ہیں۔

جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ چھوٹے تجار کو اپنا مال سپرد نہیں کر سکتے میری مراد اس سے لوکل تاجر ہیں اور اسکا سبب وہی ہے۔ جو کہ تمام لوگوں نے مشاہدہ کیا ہے۔ کہ بیرونی تجارت کے بکثرت دیوالے نکلے ہیں۔ خواہ بناوٹی ہوں یا واقعی مال کی کمی سے اور اس سے تاجروں کے اموال کو سخت ضرر پہنچا ہے۔ اور سرکاری کاغذات ہمیں بتلاتے ہیں۔ کہ پچھلے دس سالوں میں ۴۸۶۱ افلاسات (دیوالے) وقوع میں آئے ہیں۔ اس کے بعد کون ہے۔ جو مال دینے سے نہیں ڈریگا۔ مال جان کی طرح عزیز ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کیونکہ اگر جان طلبی مضائقہ نیست تو زر طلبی سخن دریں است۔ اور یہ بدنصیبی کی بات ہے۔ کہ اس قدر اعتبار میں ضعف آگیا۔ تجارت معمولی حد سے تجاوز کر کے بڑی تجارت کی حد تک پہنچ گئی تھی۔ اور بالکل... یورپی تجارت کے مشابہ ہو گئی تھی۔ اگر وہ مشکلات اور عوائق پیش نہ آتے جو ہم نے ذکر کئے ہیں۔ اور دوسرے اقتصادی مصائب نہ آتے۔ اور سیاسی تکالیف حائل نہ ہوتیں +

تہاون القضا

اور اگر عدالت سستی نہ کرتی۔ اور اس موجودہ حالت سے بڑھ کر قانون کی تطبیق میں سعی کرتی۔ اور قوانین کے مطابق مفلسوں کا فیصلہ کر دیتی۔ تو یقیناً اتنے وسیع دائرے میں افلاس نہ پھیلتا۔ بلکہ وہ ابتدائی حالت میں ہی ٹھہر جاتا۔ بدی کو آغاز میں تباہ کرنا چاہئے جب وہ بڑا درخت بن جاتی ہے۔ پھر اس کا اکھاڑنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن لاپرواہی اور بے اعتنائی کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ تجارت کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اور دیوالے والا کیسے خوف کر سکتا ہے جبکہ وہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کے بھائی اس کے سامنے گلیوں میں امن کے ساتھ چلتے پھرتے ہیں۔ اور قانون نے انکا کچھ نہیں بگاڑا اس لئے وہ بھی دیوالہ نکلوانے پر رضامند ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وہ قانون عدل اور وجدان صحیح کے نزدیک مجرم اور گنہگار ہوتے ہیں +

پہلی قوموں اور موجودہ اقوام کے مقننوں نے اس اضرار اور نتائج بد کو معلوم کیا ہے۔ جو کہ دیوالے میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔ خواہ قرض خواہوں کے متعلق ہوں۔ یا عام تجارت کے اور اس پر واجب اور ضروری قرار دیا ہے۔ کہ وہ محکمہ تجارت میں دیوالے نکالنے سے کم از کم تین دن پہلے اپنے افلاس کی خبر دیدی اور انھوں نے اس پر سخت شرائط اور قیود لگائی ہیں۔ کچھ مفلس کی ذات کے متعلق ہیں اور کچھ اس کی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کے متعلق ہیں +

رومن لا اور دیوالہ

مثلاً رومانیہ قانون کو لو۔ اور اس میں مدین مفلس کے معاملہ میں بڑی سختی اور شدت کی گئی ہے۔ جو کہ آجکل کسی قوم کے قانون میں بھی نہیں ہے۔ اور ان اقوام میں بھی مفقود ہے۔ جہاں کہ تمدن اور حضارت نے اپنا قدم تک نہیں رکھا۔ ہاں رومی قانون نے تاجر اور غیر تاجر میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ اور سزائیں دونوں کو یکساں رکھا ہے۔ بلکہ اس قانون کا ہر مقروض پر اجراء کیا ہے ہر مقروض جو اپنے وعدوں پر قائم نہ رہے۔ اور اپنے دائن کو راضی نہ کرے۔ اس قانون نے مباح کر دیا ہے۔ کہ مقروض کو وہ اپنا غلام بنالے بلکہ بعض احوال کے ماتحت قتل کی بھی اجازت دی ہے +

یہ رومی قانون کا حال ہے۔ اتنی سختی اور شدت کیوں روا رکھی گئی۔ مقروض کو ضرر دینے کیلئے نہیں بلکہ بری الذمہ لوگوں کے مال کی حفاظت کیلئے۔ جنھوں نے کوئی گناہ اور خطا نہیں کی ہوتی۔ سوائے اس کے کہ وہ ان پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ اور ان کو اپنے اموال دیدیتے ہیں۔ مگر مقروض کے معاملہ میں سختی اور شدت کسی شورش اور بغاوت کا نتیجہ نہ تھی۔ اس لئے رومانی مقنن کچھ زمانے کے بعد مضطر ہو گیا ہے۔ کہ قانون کو نرم کر دے۔ اور بعض احکام میں عدل سے کام لیوے۔ اس نے مجبوراً قوانین کو بالکل ترک کر دیا ہے اور دائن کو اختیار دیدیا ہے۔ کہ وہ یکدم مدین کے اموال اور جائداد پر قبضہ کر لیوے۔ اور اس کو یکبارگی بیچ دے +

موجودہ قوانین اور دیوالے

ہم نے کہا ہے کہ موجودہ زمانے کے مقننوں نے بھی قارضوں کے اموال کے حفظ کے لئے قیود اور شرائط وضع کی ہیں۔ جیسے کہ رومی قانون نے وضع کئے تھے۔ بعض مفلس کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور بعض اس کے مال کے ساتھ۔ مفلس کی ذات کے متعلق قانون نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسے قید کیا جاوے۔ قید ایک ماہ سے کم نہ ہو۔ اور دو سال سے متجاوز نہ ہو۔ جبکہ دیوالہ خسارہ کی وجہ سے وقوع میں آوے اور اگر احتیالی (بناوٹی) ہو تو اسے اعمال شاقہ میں لگایا جاوے اور اس کی مدت ۳ سال سے لے کر پندرہ سال تک ہو سکتی ہے اور جو قانون مفلس کے اموال کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مقننوں نے کوشش کی ہے۔ کہ اس کے تمام کاروبار کو روک دیا جاوے۔ اگر وہ حیلہ سازی سے دیوالہ کے خواہاں ہے دیوالے کی تاریخ سے قانون نے اس سے وہ حق لے لیا ہے۔ جو اسے اپنے املاک میں حاصل تھا۔ اور اسے یہ بھی حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ ان املاک پر بھی ہاتھ لگائے جو اس کے قبضے سے آویں اگر وہ کسی ارث کا مستحق ہو۔ یا اسے اس ارث میں ہبہ ملے۔ اور اس لئے اس کے اموال کے متعلق تمام دعاوی خواہ منقولہ ہوں یا غیر منقولہ بلکہ سب کچھ وکلاء کے سپرد کر دیا جاتا ہے +

یہ وہ علاج ہے۔ جو کہ مقنن نے اس قاتل بیماری کے لئے تجویز کیا ہے۔ جس نے آجکل تجارت کے جسم کو بالکل تباہ کر دیا۔ کیا عدالت اپنے فرائض منصبی کو ہاتھ میں لے کر بڑی سختی اور شدت سے قوانین کا اجراء کریگی۔ اور گم شدہ اعتبار پھر بحال ہو جائیگا۔ اور پانی پھر اپنے مجاری میں چلنے لگیگا۔ یا اس کی وہی بدتر حالت اور شان رہیگی جیسی کہ اب ہے۔ کیوں عدالت ایسے لوگوں کو لوہے کے زنجیروں میں نہیں جکڑتی۔ زمانہ ہمیں ضمانت دیتا ہے۔ کہ وہ سب کچھ بحال کر دیگا جو کہ ہم اعتبار۔ تجارت اور اموال کھو چکے ہیں + +

(منقول از اخبار العید بیروت شام)

من انصاری الی اللہ

میرے دوستو! دین اسلام کو اسوقت سخت ضعف پہنچ رہا ہے۔ اور چاروں طرف سے وہ دشمنوں کے نرغہ میں گھر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر اپنی صداقت کی شہادت دنیا کے ہر ملک و قوم سے دلوا رہا ہے ؎ ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم میں ایک مامور بھیجکر ہمیں زندہ کیا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ اس کے نور سے سب دنیا کو روشن کر دیں۔ اور بہتر ہے۔ کہ ابتداء اپنے گھر سے ہی کریں۔ اسوقت ایک دوست نے کچھ روپیہ تبلیغ سلسلہ کیلئے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ اسے اسطرح خرچ کیا جائے۔ کہ جماعت کے چند آدمی جو قرآن شریف کا ترجمہ اچھی طرح جانتے ہوں حضرت صاحب کی کتب انھوں نے خوب مطالعہ کی ہوں تبلیغ کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اسطرح بھیجے جائیں۔ کہ انھیں ڈیڑھ دو سو روپیہ تجارت کے لئے دیا جاوے وہ مال تجارت لیکر ان علاقوں میں پھریں جنمیں ہم انھیں بھیجیں اور اپنا گذارہ اور خرچ کرایہ تجارت سے کریں اصل روپیہ محفوظ سمجھا جائے گا۔ اور وہ ہمارا ہی ہوگا۔ اسوقت زیادہ تر ضرورت راجپوتانہ ممالک متوسط۔ بہار۔ بنگال۔ بمبئی مدراس اور حیدر آباد کے علاقوں کی ہے انہی میں سے کسی علاقہ میں انکو بھیجا جائیگا میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے نیک دل اپنے آپکو اس خدمت کیلئے بخوشی پیش کریں گے اور اپنے ناموں سے مجھے اطلاع فرمائیں گے۔ پھر جو صاحب مجھے زیادہ موزوں معلوم ہونگے انکو بھیجا جائیگا۔ مفصل شرائط سے بعد میں اطلاع دی جائیگی۔ تبلیغ اور تمام تبلیغ کے متعلق ایسے لوگوں کو میری ہدایت کے ماتحت چلنا ہوگا۔ میری دوستو حضرت صاحب کے اس درد کو یاد رکھو کہ ؎ سے سزد گر خون ببارد دیدہ ہر اہل دین
بر پریشان حالی اسلام و قحط المسلمین

اور خدا کے لئے ثابت کر دو کہ مسیح موعود کی جماعت میں قحط المسلمین نہیں بلکہ اس کے طفیل ہزاروں لاکھوں دین کے لئے عیش و طرب کی زندگی کو چھوڑنے کے لئے آمادہ ہیں +

تا توانی جہد کن از بہر دیں با جان و مال
تا ندب العرش یابی خلعت صد آفریں

والسلام
خاکسار مرزا محمود احمد

تہذیب اور مداہنت

تہذیب اور مداہنت دونوں بالکل علیحدہ علیحدہ خلق ہیں۔ اور اگر اول الذکر اخلاق حسنہ میں سے ہے۔ تو موخر الذکر اخلاق ذمیمہ میں سے مگر عام طور پر لوگوں کو ان دونوں اخلاق میں مابہ الامتیاز نہ معلوم ہونے کی وجہ سے دہوکا لگ جاتاہے۔ اور وہ ان میں فرق نہیں کرسکتے۔ اور ایک کو دوسرے پر محمول کرلیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالتے اور حق سے محروم رہجاتے ہیں۔ خصوصاً ان ایام میں کہ مداہنت کا بہت زور ہے۔ اکثر لوگ مداہنت اختیار کرکے اس کا نام تہذیب و شائستگی رکھتے ہیں۔ اور کسی معترض کو یہ کہکر ٹالدیتے ہیں۔ کہ تم تہذیب سے ناواقف ہو اسی طرح جب کوئی انسان جرأت و دلیری سے کام لے کر حق اور صداقت کے پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ تو مدعیان تہذیب اس پر بدتہذیبی کا الزام لگاکر اس فعل سے باز رکھنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کے مقابلہ میں وہ لوگ بھی ہیں۔ جو نہایت بدتہذیب اور بداخلاق ہیں اور کسی کی دلداری یا دلدہی کرنا جانتے ہی نہیں۔ اعتراض کرنا ان کا پیشہ اور خواہ مخواہ پیچھے پڑجانا ان کا کام ہوتا ہے۔ اور جب انھیں تہذیب کی تعلیم دی جائے۔ تو مداہنت کے بہانے سے اس سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں +

میں اس مضمون کے ذریعہ ناظرین اخبار کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تہذیب و مداہنت بالکل علیحدہ اخلاق ہیں۔ اور ہم بڑی آسانی سے ان میں امتیاز کرسکتے ہیں +

تہذیب کہتے ہیں۔ چھانٹ دینے کو۔ درختوں کے زائد پتے اور ٹہنیاں چھانٹ دینے کے فعل کا نام تہذیب ہے۔ پس ہر قسم کے بُرے افعال سے بچنا اور لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آنا اور خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا کسی کی ناحق دل آزاری سے مجتنب رہنا بڑوں کا ادب ملحوظ رکھنا چھوٹوں پر شفقت کرنا یہ تہذیب ہے کیونکہ ان افعال کے ذریعہ انسان اپنے نفس کی کمزوریوں اور نقصوں کو چھانٹ دیتا ہے اور صرف مفید اور نیک خصال کو رہنے دیتا ہے۔ پس مہذب آدمی عربی زبان کے رو سے وہ ہے جو پاک اخلاق والا اور عیبوں سے محفوظ ہو۔ مداہنت کے لفظی معنے ہیں۔ فریب دینا اور محاورہ میں اس فعل کا نام ہے۔ کہ کوئی آدمی اپنے مافی الضمیر کو چھپائے۔ اور دوسرے کو خوش کرنے یا کوئی اپنا کام نکالنے کے لئے اپنے اندرونہ کو ظاہر نہ کرے اور بناوٹ سے اور بات کرے۔ اور اظہار حقیقت میں خیانت کرے +

ان دونوں خلقوں میں سے تہذیب تو ایک نیک صفت ہے۔ اور مداہنت بُری۔ کیونکہ گو مداہنت بھی کسی کو خوش کرنے اور اس کے غصہ کو فرد کرنے اور غضب کے صدمہ سے بچانے کے لئے اختیار کیجاتی ہے۔ مگر اس کے اختیار سے حق کا استیصال ہوجاتا ہے پھر مداہنت جھوٹ اور خیانت کی اقسام میں سے بھی ہے۔ اس لئے بھی مذموم صفات میں سے ہے +

اب ان دونوں صفات کی تعریف پر غور کرکے دیکھو۔ خود بخود سمجھ سکوگے۔ کہ دونوں میں کیا فرق ہے۔ تہذیب کے تو معنے ہیں۔ نیک اخلاق کا دکھانا اخلاق ذمیمہ سے بچنا۔ اور مداہنت اسے کہتے ہیں۔ کہ کسی کو خوش کرنے کیلئے اور کا اور ظاہر کرنا یا حقیقت کو پوشیدہ کرنا۔ تا اسے تکلیف نہ ہو۔ پس جس موقعہ پر کہ بغیر کسی جھوٹ یا تصنع یا بناوٹ یا خیانت یا اخفار صداقت کے اخلاق حسنہ اور خوش خلقی سے معاملہ کیا جائے۔ اسے تہذیب کا فعل کہیں گے اور جب جھوٹ یا تصنع یا بناوٹ یا اخفار صداقت سے کام لیا جائے۔ تو گو کسی کو خوش کرنے یا شرمندگی سے بچانے یا صلح کرنے یا کرانے کے لئے ایسا کیا جائے۔ یہ کام مداہنت کا ہوگا +

اب اس امتیاز کو خوب یاد کرکے دنیا کے افعال کو دیکھو کہ آجکل تہذیب و مداہنت میں سے کس کا غلبہ ہے۔ گو لوگ کہتے ہیں کہ آجکل تہذیب کا زور ہے۔ لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تہذیب دنیا میں بہت ہی کم نظر آئیگی۔ اور اس کی جگہ مداہنت کا دور دورہ ہوگا +

دلوں میں سخت نفرت بھری ہوئی ہوتی ہے۔ اور بغض اور کینہ سے دل سیاہ ہوا ہوتا ہے مگر جب آپس میں ملتے ہیں۔ ایسے طریق سے ملتے ہیں۔ گویا بالکل عداوت نہیں۔ ہاں خفیہ خفیہ ایک دوسرے کی جڑیں کاٹنے کی فکر میں ہوتا ہے۔ اور اس کا نام لوگ تہذیب رکھتے ہیں +

لاکھ صداقت اور راستی کا وعظ کرو۔ سچی باتیں سناؤ۔ اکثر لوگ سنکر ہاں میں ہاں ملاتے جائیں گے۔ اور تعریف بھی کرتے چلے جائیں گے۔ لیکن دل میں ہنستے جائیں گے۔ کہ کیا حماقت کی باتیں کررہا ہے۔ جب اٹھ کر کسی اور مجلس میں گئے۔ تو لگے برائیاں کرنے۔ کہ فلاں شخص ایسا ہے اور ایسا ہے۔ اور اس فعل کا نام تہذیب رکھا جاتا ہے +

ایک مذہب کا پیرو دوسرے مذاہب کے پیروان کے کلام کو سنتا ہے اور اس پر خوشی کا اظہار کرتا جاتا ہے۔ اور ایسا ظاہر کرتا ہے کہ گویا جو کچھ یہ کہہ رہا ہے۔ اس کو حرف حرف تسلیم کرتا ہے مگر در اصل کچھ بھی نہیں۔ جب وہ اٹھ کر چلا جائے۔ تو کہدیتا ہے کہ ان مذہبی جھگڑوں میں پڑنے کی ہمیں کیا ضرورت ہے۔ تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ۔ تو ہمیں کیا ضرورت تھی۔ کہ خواہ مخواہ کسی کے مذہبی عقائد پر جرح و قدح کرتے۔ اور اس فعل کو نہایت مہذبانہ کہا جاتا ہے +

غرض کہ تمام معاملات میں تہذیب کی بجائے مداہنت یا راستی کی بجائے دروغ نے جگہ لی ہے۔ اور ابھی اس زمانہ کے لوگوں کو دعویٰ ہے کہ وہ ایک ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ جو تہذیب میں سب زمانوں سے بڑھ گیا ہے۔ اور وہ نہیں جانتے۔ کہ جس بات کو وہ تہذیب کہتے ہیں۔ وہ درحقیقت مداہنت ہے اور یہ کہ اگر اس مرض کو دنیا سے دور نہ کیا گیا۔ تو حق اور صداقت کا پھیلانا محال ہوجائیگا +

تہذیب تو اخلاق حسنہ کے استعمال کا نام ہے۔ مگر آجکل تو جھوٹ اور تصنع کا نام تہذیب رکھا جاتا ہے پھر کیا یہ اخلاق اخلاق حسنہ کہلا سکتے ہیں نہیں اخلاق ذمیمہ کبھی حسنہ نہیں کہلا سکتے۔ جو برا ہے وہ برا ہی ہے اور اسے اچھا کہدینے سے یا اس کا کوئی خوبصورت نام رکھدینے سے وہ اچھا اور خوبصورت نہیں ہوسکتا۔ بیشک ایک زنگی کو کافور کہتے ہیں مگر اس سے اس کا رنگ سفید نہیں ہوسکتا۔ سانپ کے کاٹنے کو سلم کہتے ہیں مگر کیا اس نام کی وجہ سے سانپ کے زہر سے لوگ سلامتی میں آگئے ہیں۔ پس مداہنت کو تہذیب کے نام سے موسوم کئے جاؤ۔ مداہنت اپنی خرابیاں ساتھ ہی رکھتی ہے۔ اور اس نام کی وجہ سے وہ قابل تعریف نہیں ہوسکتی اگر مداہنت ہی تہذیب ہے۔ تو حق کیونکر پہنچایا جاسکتا ہے کیونکہ تہذیب کی خاطر ہر ایک شخص دوسرے کی بات سن کر یہی کہیگا کہ بیشک یہ درست ہے کیونکہ اگر وہ خلاف رائے ظاہر کرے۔ تو بدتہذیبی کا خطاب مل جائیگا۔ پھر اگر اس کے دل میں شکوک ہیں۔ تو وہ کیونکر دور کراسکتا ہے۔ اور خود مبلغ کو کیونکر معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ دوسرے کے دل میں کیا ہے۔ اور اسے کسطرح علم ہوسکتا ہے۔ کہ اب اسے کس پہلو پر زور دیکر اپنا مطلب زیادہ واضح کرنا چاہیے۔ پس اس تہذیب سے حق تو کسی صورت میں بھی نہیں پہنچایا جاسکتا۔

اور جن لوگوں کو صداقت کے پھیلانے کی تڑپ ہے۔ اُن کا فرض ہے۔ کہ وہ اس عیب کو دنیا سے دور کریں۔ تا حق کے روشن کرنے کی کوئی راہ نکلے +

ہمارے آنحضرت صلعم سب انسانوں سے زیادہ مہذب تھے مگر کیا وہ مخالف کی ہاں میں ہاں ملایا کرتے تھے۔ اور اس کے اعتقادات پر خاموشی سے مہر تصدیق لگاتے تھے۔ نہیں بلکہ آپ باوجود سب انسانوں سے زیادہ مہذب ہونے کے حق کے پہنچا دینے میں کوتاہی نہ کرتے۔ اور اگر کسی کی غلطی دیکھتے۔ تو اُسے احسن طریق سے اُس کے عقیدے کی غلطی پر آگاہی بخشتے۔ مگر کیا کوئی مسلمان ہے۔ جو آپ کے اس فعل پر اعتراض کرے۔ اور کہہ سکے۔ کہ آپ سے زیادہ وہ لوگ مہذب ہیں۔ جو دوسرے کی بات سنکر اسکی ہاں میں ہاں ملادیں۔ اگر درحقیقت کوئی شخص ایک سچائی کو سمجھتا ہے۔ تو کیوں اسے قبول نہیں کرتا اور اگر وہ اسے جھوٹا جانتا ہے تو کیوں نہیں اپنا خیال ظاہر کرتا۔ تاکہ دونوں میں سے ایک کی ہدایت کا باعث ہو۔ تصنع اور بناوٹ سے ایک دوسرے کی ہاں میں ہاں ملانا تہذیب [illegible]

شکریہ

از طرف حضرت خلیفۃ المسیح

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم اگر تم شکر کرو۔ تو ہم اپنی نعمتوں میں ضرور بالضرور اور اضافہ کردیں گے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے انعامات پر شکر کرنا انسان کے لئے اور بہت سے الطاف کا موجب ہوجاتا ہے پس تحدیث نعمت الہٰی کے طور پر میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے ہم پر بہت سے احسان کئے ہیں +

پچھلے سال بعض نادانوں نے قوم میں فتنہ ڈلوانا چاہا اور اظہار حق نامی اشتہار عام طور پر جماعت میں تقسیم کیا گیا۔ جس میں مجھ پر بھی اعتراضات کئے گئے۔ مصنف ٹریکٹ کا تو یہ منشا ہوگا کہ اس سے جماعت میں تفرقہ ڈال دے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی بندہ نوازی سے مجھے اور جماعت کو اس فتنہ سے بچا لیا۔ اور ایسے رنگ میں مدد اور تائید کی۔ کہ فتنہ ڈلوانے والوں کے سب منصوبہ باطل اور تباہ ہوگئے۔ اور جماعت ہر ایک قسم کے صدمہ سے محفوظ رہی۔ جس کا نمونہ اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نظر آرہا تھا۔ یہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت تھی۔ کہ امسال باوجود بہت سے موانع کے اور باوجود اظہار حق جیسے بدظنی پھیلانے والے ٹریکٹوں کے اشاعت کے جلسہ پر لوگ معمول سے زیادہ آئے۔ اور ان کے چہروں سے وہ محبت اور اخلاص ٹپک رہا تھا۔ جو بزبان حال اس بات کی شہادت دے رہا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ ہر ایک بد اثر سے محفوظ اور مصئون ہے +

علاوہ ازیں مختلف جماعتوں نے ایثار کا بھی اسدفعہ وہ نمونہ دکھایا۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ثابت ہوتا تھا۔ باوجود اس کے کہ اس سال چندوں کا خاص بوجھ تھا۔ اور صدر انجمن مقروض ہوگئی تھی۔ مختلف جماعتوں نے نہایت خوشی اور رضا و رغبت سے وہ سب قرضہ ادا کردینیکا وعدہ کیا۔ اور بہت سا روپیہ نقد بھی دیا۔ حتیٰ کہ پچھلے تمام سالوں کی نسبت اب کی دفعہ نگنے روپیہ کے وعدے اور وصولی ہوئی جس کی مجموعی تعداد اٹھارہ ہزار کے قریب ہے جو اس قلیل جماعت کی حالت کو دیکھتے ہوئے ایک خاص فضل الہٰی معلوم ہوتا ہے۔

اس جلسہ نے ان لوگوں کے خیالات کو بھی باطل کردیا۔ جو کہتے تھے۔ کہ نورالدین گھوڑے سے گرگیا ہے جب ایکدفعہ خلافت کے خلاف شور ہوا تھا۔ تو مجھے اللہ تعالیٰ نے رویا میں دکھایا تھا۔ کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور ایسی جگہ پر جارہا ہوں جہاں بالکل گھانس پھونس نہیں ہے۔ اور خشک زمین ہے۔ پھر میں نے گھوڑے کو دوڑانا شروع کیا۔ اور گھوڑا ایسا تیز ہوگیا۔ کہ ہاتھوں سے نکلا جارہا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری رانیں نہ ہلیں اور میں نہایت مضبوطی سے گھوڑے پر بیٹھا رہا۔ دور جاکر گھوڑا ایک سبزہ زار میدان میں داخل ہوگیا۔ جس میں قریباً نصف نصف گز سبزہ اگا ہوا تھا۔ اس میدان میں جہاں تک نظر جاتی تھی۔ سبزہ ہی سبزہ نظر آتا تھا۔ گھوڑے نے تیزی کے ساتھ اس میدان میں بھی دوڑنا شروع کیا جب میں درمیان میں پہنچا۔ تو میری آنکھ کھل گئی۔ بیس نے اس خواب سے سمجھا۔ کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ یہ خلافت کے گھوڑے سے گرجائیگا۔ جھوٹے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے اس پر قائم رکھیگا۔ بلکہ کامیابی عطا فرمائے گا۔ سو خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے میری اس خواب کو بھی پورا کیا۔ اور اس سال کے جلسہ نے اس کی صداقت بھی ظاہر کردی کہ باوجود لوگوں کی کوششوں اور مخالفتوں کے اور باوجود گمنام ٹریکٹوں کی اشاعت کے اس نے میری تائید پر تائید کی اور جماعت کے دلوں میں روز بروز اخلاص اور محبت کو بڑھایا اور ان کے دل کھینچ کر میری طرف متوجہ کردئے۔ اور انہیں اطاعت کی توفیق دی اور فتنہ پردازوں کی حیلہ سازیوں کے اثر سے بچائے رکھا +

اور چونکہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ ایک عام اعلان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں۔ اور اس کی نعمت کا اظہار کروں۔ تا باقی جماعت بھی اس شکر میں میرے ساتھ شامل ہو اور اس ادائے شکر کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ہماری بیش از بیش مدد فرمائے۔ اور اپنے وعدہ کے مطابق کہ لئن شکرتم لازیدنکم۔ اگر تم میرا شکر کرو۔ تو میں اپنی ذات کی قسم کھاکر کہتا ہوں۔ کہ میں بھی تم پر اپنے خاص فضل نازل کرونگا ہمارے اس ادائے شکر پر جو سب جماعت کی طرف سے ہو اپنی خاص نعمتیں ہم پر نازل فرمائے آمین۔ نیز مغرب میں جسقدر تحریک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ہورہی ہے۔ وہ بھی کسی کم شکریہ کی موجب نہیں۔ اس لئے خاکسار اس کا بھی شکریہ کرتا ہے +

(نورالدین)

صحابہ کی ہمت بلند

اب تو مسلمان باوجود سفروں کی آسانی اور امن کی کثرت کے گھر سے باہر جاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ مگر ان کے اسلاف ایسے نہ تھے۔ جس جماعت کی اتباع کا ہمیں دعویٰ ہے۔ وہ کس ہمت کی تھی۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے +

عاصم رضؓ اور ان کے چند ساتھیوں کو کفار مکہ نے دھوکے سے مار ڈالا۔ اس کا بدلہ لینے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیۃ الضمیری کو مقرر فرمایا۔ اور ان کے ساتھ ایک آدمی انصار میں سے کردیا۔ اور فرمایا۔ کہ ابوسفیان کو قتل کردو۔ عمرو بن امیہ فرماتے ہیں۔ میں نے اس انصاری کو اپنے اونٹ پر بٹھا لیا۔ جب مکہ پہنچے۔ تو پہلے طواف بیت اللہ کیا۔ اور پھر ابوسفیان کی تلاش میں نکلے۔ اور میں نے اپنے ساتھی کو کہدیا۔ کہ اگر لوگوں کو ہمارے آنے کی خبر ہوجائے تو بھاگ کر اونٹ پر سوار ہوجانا۔ اور رسول اللہ کو خبر دے دینا۔ کہ یوں واقعہ ہوا ہے۔ میری فکر نہ کرنا۔ میں شہر کا واقف ہوں۔ جب شہر میں گھسے تو کسی نے دیکھ لیا۔ کہ عمرو بن امیۃ آیا ہے۔ سب مکہ میں شور پڑ گیا۔ لوگ پکڑنے بھاگے۔ ہم بھاگ کر ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ اور رات بھر ایک غار میں رہے۔ ہم غار میں ہی تھے۔ کہ عثمان بن مالک اپنے گھوڑے سمیت وہاں آیا میں نے باہر نکل کر اس کے سینہ میں خنجر مار کر اسے مار دیا۔ اس نے زور سے چیخ ماری۔ اور مکہ کے لوگ اکٹھے ہوگئے میں بھاگ کر غار میں آچھپا۔ مگر اپنے عزیز کی موت کی وجہ سے لوگوں نے ہماری تلاش نہ کی۔ دو دن کے بعد جب شور کم ہوا تو عاصم کے ساتھیوں میں سے ایک صحابی حضرت خبیب کی لاش صلیب پر لٹکی ہوئی دیکھی۔ جس کے ارد گرد پہرہ تھا۔ میں نظر بچا کر صلیب پر چڑھ گیا اور انکی لاش اتار لایا۔ اور پیٹھ پر رکھ کر بھاگا۔ مگر ابھی زیادہ دور نہیں گیا تھا۔ کہ کفار کو اطلاع ہوگئی۔ اور وہ پکڑنے بھاگے۔ میں لاش زمین پر رکھ کر بھاگا۔ اور وہ لوگ مجھے نہ پکڑ سکے۔ مگر اس اثنا میں میرا ساتھی اونٹ پر سوار ہوکر مدینہ کی طرف چلا گیا۔ میں پیادہ پا روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک جگہ آرام کے لئے ایک غار میں ٹھہرا تھا۔ کہ ایک شخص اپنی بکریاں چراتا وہاں آیا اور میرے ساتھ لیٹ گیا اور لگا یہ شعر گانے

ولست بمسلم مادمت حیا + ولست ادین دین المسلمینا

میں جب تک زندہ ہوں مسلمان نہیں ہونگا اور کبھی مسلمانوں کا دین اختیار نہیں کرونگا۔ مجھ سے یہ حقارت کے کلمات سنکر صبر نہ ہوسکا۔ اور اسی قتل کردیا پھر اٹھ کر مدینہ کیطرف چل پڑا۔ راستہ میں دو آدمی دیکھے جنہیں قریش مکہ نے ہماری جاسوسی کرنے بھیجا تھا۔ میں نے ایک کو تیر مار کر مار دیا۔ اور دوسرے کو گرفتار کرلیا اور رسول کریم کی خدمت میں (دو سو میل پیدل دشمن کے علاقہ میں چلکر اور استقدر آدمی) انکے مار کر) حاضر ہوا اور آپکو سب قصہ سنایا آپ میری کہانی سنکر ہنسے اور میرے لئے دعا کی +

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

۲ جنوری کو صاحبزادہ صاحب نے سورہ فاتحہ پر خطبہ جمعہ پڑھا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ رب العالمین ہے۔ اسکے بڑے بڑے رحم انسان کے اوپر ہیں۔ کوئی ایسا انسان نہیں جو گن سکے۔ کیونکہ ہر کام میں انسان اس کا محتاج ہے۔ عمر بھر کے احسان کجا۔ صرف صبح سے شام تک جو احسان اللہ تعالےٰ انسان پر کرتا ہے وہ بھی کوئی گننے بیٹھے تو نہیں گن سکتا۔ اور پھر ہزاروں احسان تو ایسے ہیں کہ انسان خود بھی نہیں سمجھ سکتا۔ مثلاً بیسیوں بیماریاں ہیں جو خود بخود پیدا ہوتی۔ اور خود بخود محض اللہ کے فضل سے دور ہوجاتی ہیں۔ بینے تجربہ کار ڈاکٹروں سے سُنا ہے کہ جب انھوں نے کسی انسان کا پوسٹ مارٹم کیا۔ تو معلوم ہُوا کہ اسے سل ہوئی تھی جو اندر ہی اندر اچھی ہوگئی۔ یہ تو اس قسم کی بیماریوں کا حال ہے جو اپنا نشان پیچھے چھوڑ جاتی ہیں۔ مگر کئی بیماریاں ایسی ہیں جو اپنا نشان نہیں چھوڑتیں۔ کیا معلوم کہ وہ کس تعداد میں پیدا ہوئیں۔ اور کب اللہ تعالےٰ کے فضل نے انھیں دُور کردیا۔ اسی طرح انسان کو بڑھاپے میں احتیاجیں ہیں۔ پھر جوانی میں پھر اس سے پہلے بچپن میں۔ پھر اس سے پہلے ماں کے پیٹ میں۔ ان سب کو اللہ تعالےٰ کے احسان نے ہی پُورا کیا ہے۔ پھر ماں کے پیٹ سے پہلے انسان جس حالت میں تھا۔ پھر اس سے پہلے جسے ماں باپ بھی نہیں جانتے ۔ ان سب حالتوں میں بھی خدا ہی کے فضل سے انسان اس موجودہ حالت تک پہنچا ہے خیر! یہ تو پوشیدہ احسانات ہیں۔ ظاہری احسانات کو بھی انسان اگر گننا چاہے تو نہیں گن سکتا۔ باوجود اسکے بہت سے لوگ ہیں جو سخت احسان فراموش ہیں۔ حالانکہ پیدائش سے پہلے پیدائش کے بعد جوانی بڑھاپے سے گزرتے ہوئے حشر و نشر تک ان احسانات کا سلسلہ چلا جاتا ہے۔ ان احسانات پر غور کرتے ہوئے ہمارا فرض ہوجاتا ہے کہ ہم اس ذات بابرکات کی فرمانبرداری کریں۔ جو ان احسانات کا سرچشمہ ہے۔ مخلوقات میں سے تھوڑا سا بھی احسان کوئی کرتا ہے تو وہ احسان کرکے یہی چاہتا ہے کہ میرا فرمانبردار ہو۔ حالانکہ مخلوق میں سے جو احسان کرتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کا ہی پیدا کردہ ہے۔ پھر جس چیز سے وہ احسان کرتا ہے وہ بھی اللہ تعالےٰ ہی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ اور پھر وہ شفقت اور مہربانی جو باپ یا ماں اپنے بیٹے پر کرتے ہیں وہ بھی خدا ہی نے پیدا کی ہوئی ہے اس لئے اصل میں حمد کے لائق اور احسان ماننے کے قابل تو وہ ہستی ہے جو رب العالمین ہے جس کے احسانات ذرے ذرے پر ہویدا ہیں۔ دُنیا میں تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو کسی پر ذرہ بھی احسان کرے تو وہ اسکی نافرمانی برداشت نہیں کرتا مگر اللہ تعالےٰ کے احسانوں کا یہ حال ہے کہ چور چوری کرتا ہے تو اُسکے دیئے ہوئے ہاتھوں سے اسکی دی ہوئی آنکھوں سے اسکے دیئے ہوئے پاؤں سے اسکے بنائے ہوئے رستہ پر چلکر۔ اور اتنا نہیں سوچتا کہ میں اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا غلط طور پر استعمال کرکے کیا پا سکتا ہوں کیا جس نے دیکھنے کے لئے آنکھیں دیں اسمیں یہ طاقت نہیں کہ ان آنکھوں کو اندھا کردے کیا جسنے ہاتھ دیئے اس میں یہ طاقت نہیں کہ ان ہاتھوں کو توڑ دے۔ مگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ ان سب باتوں پر جب مجموعی طور سے غور کیا جائے تو بے اختیار زبان سے نکلتا ہے:۔

الحمد للہ رب العلمین

لیکن باوجود نافرمانی کے پھر بھی اس کا احسان پر احسان دیکھکر بعض شریر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کی تائید ہمارے ساتھ ہے اور جو کچھ ہم کرتے ہیں ٹھیک کرتے ہیں۔ اگر جو ہم کرتے ہیں اسکے منشاء کے خلاف ہے تو وہ کیوں اپنے فعل سے ظاہر نہیں کردیتا کہ میں کس کے ساتھ ہوں۔ سو اسکے لئے فرمایا الرحمٰن الرحیم یعنی خدا کی صفت رحمانیت پر غور کرو۔ وہ فرماتا ہے الرحمٰن علم القرآن میں رحمان ہوں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں نے قرآن سکھایا اگر ہم ہدایت کو پسند کرتے اور چوری جائز ٹھیرانے والے ہوتے تو دُنیا میں اپنی طرف سے قرآن کیوں بھیجتے۔ پھر فرماتا ہے کہ میں رحیم بھی ہوں یعنے نیکی کا اعلےٰ سے اعلےٰ بدلہ دینے والا ہوں۔ جب کوئی سچے دل سے نیکی بجالاتا ہے تو اسپر خاص رحمت نازل کرتا ہوں ٭

الغرض ربوبیت پر جو اعتراض وارد ہوتا ہے وہ رحمانیت پر غور کرنے سے حل ہوجاتا ہے اور جو رحمانیت پر اعتراض ہوتا ہے وہ صفت رحیمیت پر غور کرنے سے حل ہوجاتا ہے۔ صفت رحمانیت نے نیکی سکھائی۔ مگر وہ نیکی پر مجبور نہیں کرتا جیسا کہ بدی پر بھی کوئی مجبور نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر صبر سے کام لینا اور نیکی بدی کا کرنا انسان کے اپنے اختیار میں نہ ہوتا تو صفت رحیمیت کا ظہور کس طرح ہوتا۔ اور انسان نیکی پر اجر کس طرح پاتا پھر اسکے ساتھ مالک یوم الدین بھی فرمادیا یعنی یہ نہ سمجھو کہ انسان کو خدا تعالےٰ نے بالکل کھلا چھوڑ دیا ہے بلکہ انعامات کے ساتھ نافرمانی کرنے والوں کو سزائیں بھی مل رہی ہیں۔ لیکن اسکی صفت ربوبیت و رحمانیت کی وجہ سے یہ نہیں ہوگا کہ جہاں کسی نے بدی کے لئے ہاتھ اُٹھایا اس کا ہاتھ کٹ گیا۔ آنکھ اٹھائی اور وہ اندھی ہوگئی۔ زبان کھولی تو زبان بند ہوگئی۔ کیونکہ اس طرح تو پھر انسان کی بقا نہیں رہ سکتی۔ اور بقا اوّل ہے اور کفر و اسلام اسکے بعد۔ جب اسکی ہستی ہی نہ رہی تو کفر و اسلام اور اسکے لئے کتب الٰہیہ کا نزول اور رسولوں کی بعثت یونہی بے فائدہ ٹھیرے گی ہاں نیکی کے حصول کے لئے اور بدی سے رُکنے کے لئے ایک جد و جہد کی ضرورت ہے۔ اور انسان میں کمزوریاں ہیں اور ان کمزوریوں سے بچنے کے لئے دُعا سکھلائی۔ کہ ہمیں سیدھا رستہ دکھا۔ رستے تو کئی موجود ہیں اور ہر ایک کا دعوٰی ہے کہ ہمارا رستہ ہی سیدھا ہے۔ اس لئے سکھایا کہ یوں کہو وہ رستہ دکھا اور اس پر چلا جو تیرے منعم علیھم کا رستہ ہے۔ پھر ایسے لوگ بھی ہیں جو اس رستے پر چلے لیکن انھوں نے وہ رستہ چھوڑ دیا۔ یا بوجہ انکی بدعملیوں کے خدا نے ان سے چھوڑا دیا۔ اس لئے اس نے بتلایا کہ یُوں عرض کرو۔ کہ ہمیں منعم علیھم کا سیدھا رستہ ہدایت کرا اور ان میں سے نہ بنا۔ جنکو تم نے چھوڑ دیا۔ اور نہ ان میں سے بنا جنھوں نے تجھے ترک کردیا۔

"خدا تعالےٰ مجھے اور آپ کو صراط مستقیم کی ہدایت کرے"

مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فہرست کتب

مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نام کتب	زبان	قیمت
سرمہ چشم آریہ۔ آریوں کے رد میں	اردو	۱۲؍
آئینہ کمالات اسلام، معہ تبلیغ حقیقت اسلام و تبلیغ رسالت حقہ	اردو عربی مترجم فارسی	عگ؍
انوار الاسلام، عبداللہ آتھم کی پیشگوئی پوری ہونے کی تفصیل و رد عیسائیت	اردو	۴؍
ایام الصلح دعویٰ معہ دلائل پیشگوئی طاعون } ایام الصلح	فارسی	۸؍
روئداد جلسہ دعا، ٹرانسوال کی فتح کے لئے دعا اور حضرت اقدس علیہ السلام کا لیکچر	اردو	۲؍
استفتار لیکھرام کا قتل پیشگوئی سے ہوا	〃	۱؍
محمود کی آمین	نظم اردو	؍
کرامات الصادقین تفسیر سورہ فاتحہ	عربی	۸؍
نور الحق حصہ اول و دوم رد عیسائیت	عربی مترجم اردو	۱۴؍
درثمین حصہ اول۔ اشعار صرف	اردو	۱؍

نام کتب	زبان	قیمت
حقیقۃ المہدی، آنیوالا مہدی صلحکار ہے یا خونی	اردو	۹؍
ازالہ اوہام حصہ اول ۱۲؍ دوم ۱۴؍ جواب معترضین وفات مسیح		
حقیقت دجال و یاجوج ماجوج و تفسیر چند آیات	اردو	عہ ۱۰؍
فتح اسلام، بیان دعویٰ خود و ذکر پنج شاخ	〃	۲؍
قادیان کے آریہ اور ہم، رد آریہ	〃	۳؍
حقیقۃ الوحی جس میں ۲۰۰ نشانات تحریر، جدید الوقوع موجود ہیں اور الہام اور وحی کی تشریح	〃	للعہ؍
حجۃ اللہ، رد شیعہ وغیرہ	عربی مترجم اردو	۶؍
ضیاء الحق رد عیسائیت و جواب بعض اعتراضات متعلق پیشگوئی عبداللہ آتھم عیسائی	اردو	۲؍
سر الخلافہ۔ رد شیعہ	عربی	۷؍
ست بچن ۱۱؍ آریہ دھرم ۴؍	اردو	۱۵؍
اعجاز احمدی، مباحثہ موضع مد کا ذکر اور امرتسری فاضل مولوی ثناء اللہ کو تحدی	اردو عربی مترجم / اردو	۳؍

نام کتب	زبان	قیمت
کشتی نوح۔ طاعون سے بچنے کا طریق اور احمدی تعلیم کی تفصیل	اردو	۴؍
خطبہ الہامیہ قربانی کی اصل حقیقت و ثبوت دعویٰ خود و تفسیر چند آیات	عربی مترجم فارسی و اردو	عہ؍
تحفہ غزنویہ، جواب اشتہار مولوی عبدالحق غزنوی۔	اردو	۳؍
تریاق القلوب، چند پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تفصیل	〃	۱۲؍
براہین احمدیہ حصہ پنجم	〃	۱۲؍
نجم الہدیٰ	چار زبان	لہ؍
کلام محمود۔ صاحبزادہ صاحب کی نظموں کا مجموعہ	اردو	۴؍
خلافت احمدیہ و اظہار حقیقت۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد مسئلہ خلافت کا حل	اردو	۱؍

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار الفضل قادیان دار الامان

ایام جلسہ سالانہ

میں کوئی صاحب میری دوکان پر ایک جوڑہ دستانہ اور ایک کتاب غسل مصفے بھول گئے ہیں۔ اور یہ مجھکو یاد آتا ہے یہ بھولنے والے دو صاحب علیحدہ علیحدہ ہیں۔ لہذا عرض ہے۔ کہ جو ان کے مالک ہوں۔ وہ کوئی نشانی بتا کر مجھ سے منگا سکتے ہیں +

راقم عاجز محمد یامین احمدی تاجر کتب قادیان

جنازہ غائب

رائے پور میں مسمی رحیم بخش احمدی مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۳ء کو بوقت غروب آفتاب بقضاء الٰہی فوت ہوگیا ہے۔ احباب سے جنازہ کی درخواست ہے +

ضرورت

ایک دیانتدار جو انگریزی بول چال اچھی جانتا ہو۔ احمدی کی ضرورت ہے۔ جو ہماری دوکان واقع نوشہرہ پر مال متعلقہ سپورٹس ورکس فروخت کرنے کے لئے رکھا جائیگا۔ تنخواہ شروع سال عـ۲۰ روپیہ دوسرے سال عـ۲۳ روپیہ اور تیسرے سال عـ۲۵ روپیہ۔ رہائش دن رات دوکان میں۔ ۵ روپیہ فی سینکڑہ کمیشن۔ اگریمنٹ ۳ سال شخصی ضمانت ایک ہزار +

المشتہر:۔ نظام الدین مستری۔ احمدی میانہ پورہ۔ سیالکوٹ

درخواست دعا۔ ناظرین الفضل سے درخواست ہے کہ پیر غلام غوث محمد حسین صاحب قریشی اور انکے اہل وعیال کیلئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ انکو صحت کلی عنایت فرماوے۔ اور اس کی رضا حاصل ہو + اور قرضے سے سبکدوشی حاصل ہو۔

مفرح یاقوتی

نہایت ہی مقوی دماغ اور مفرح دوائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کی تعریف فرمائی ہے۔ سینکڑوں سرٹیفکیٹ مستند اور معتبر اطبا و اعیان کے موجود ہیں۔ دماغی محنت کرنیوالوں کے لئے ازبس مفید ہے۔ ایک دفعہ منگوا کر تجربہ کریں۔ قیمت فی ڈبیہ للعہ روپیہ (مینیجر الفضل)

مرہم عیسیٰ

ہر قسم کے زخموں چوٹوں پھوڑوں پھنسیوں بواسیر وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ وہی مرہم ہے جو حواریوں نے حضرت مسیح کے زخموں کے لئے تیار کی تھی۔ ہر گھر میں ایک ڈبیہ کا رہنا ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی ڈبیہ ۱۲؍ بڑی عہ؍ (مینیجر الفضل سے طلب کرو)